REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/570

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-25

جلد ۴۳ — شمارہ ۴۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ: سالانہ ۱۰۰ روپے۔ بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰ پاؤنڈ یا ۳۰ ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائب ایڈیٹر: قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

ٹیلیفون: ۱۴۳۲۱۵۱۴ ۔ قادیان

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۵ جمادی الثانی ۱۴۱۵ ہجری ۔ ۱۰ نبوت ۱۳۷۳ ہش ۔ ۱۰ نومبر ۱۹۹۴ء

اخبار احمدیہ

لندن ۷ نومبر (ایم۔ ٹی۔ اے) سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور مہمات دینیہ میں مصروف ہیں احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

چاہیئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"چاہیئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اس کی پرستش کرو اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو اور بدصحبت سے پرہیز کرو اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سننے سے محفوظ رکھو اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی سے بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو اور چاہیئے کہ فساد انگیز لوگوں اور شریروں اور بدمعاشوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گزر نہ ہو۔ ہر ایک بدی سے بچو اور ہر ایک نیکی حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو اور چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تم میں بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔ تمہارے اندر بجز بدی اور بدکاری کا منصوبہ نہ ہو۔ اور چاہیئے کہ تم اس خدا کے پہچاننے کے لئے بہت کوشش کرو جس کا پانا عین نجات اور جس کا ملنا عین رستگاری ہے اور وہ خدا اسی پر ظاہر ہوتا ہے جو دل کی سچائی اور محبت سے اس کو ڈھونڈتا ہے وہ اسی پر تجلی فرماتا ہے جو اسی کا ہو جاتا ہے وہ دل جو پاک ہیں وہ اس کا تخت گاہ ہیں اور وہ زبانیں جو جھوٹ اور گالی اور یاوہ گوئی سے منزہ ہیں وہ اس کی وحی کی جگہ ہیں اور ہر ایک جو اس کی رضا میں فنا ہوتا ہے اس کی اعجازی قدرت کا مظہر ہو جاتا ہے۔" (کشف الغطاء صفحہ طبع اول)

جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶۔۲۷۔۲۸ رفتح (دسمبر) ۱۳۷۳ ہش (۱۹۹۴ء) کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے احباب کرام اس عظیم الشان روحانی جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں اور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بہت بابرکت فرمائے آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تحریک جدید کے سال نو کا بابرکت اعلان

آئندہ سے پہلی نصیحت یہ ہے کہ تحریک جدید کا سیکرٹری اپنے ساتھ دفتر اول۔ دفتر دوم۔ دفتر سوم دفتر چہارم کے نائبین لگائے اس طرح آپس کے مقابلے کے نتیجہ میں یہ معلوم ہو سکے گا کہ کس دفتر نے کتنی ترقی کی ہے!

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرمودہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۴ء

لندن ۱۴ اکتوبر (ایم۔ ٹی۔ اے) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان فرمایا حضور نے فرمایا الحمد للہ کہ تحریک جدید اپنے ساٹھ سال مکمل کرکے اس نئے سال سے اکسٹھویں سال میں داخل ہو چکی ہے۔ اس لحاظ سے تحریک جدید کا دفتر اول ساٹھ سال اور دفتر دوم پچاس سال پورے کر چکا ہے اس طرح دفتر سوم انتیس سال اور دفتر چہارم نو سال مکمل کر چکا ہے۔ اور اب یہ دفتر اپنے اکسٹھویں۔ اکاونویں تیسویں اور دسویں سال میں داخل ہوں گے۔

حضور نے فرمایا جہاں تک دفتروں کا تعلق ہے میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ عہدیداروں کی یا کام کرنے والوں کی توجہ دفتروں کی تقسیم سے ہٹ کر عمومی طور پر کل تحریک کے چندوں کو بڑھانے کی طرف رہا ہے۔ حالانکہ ان دفاتر کے قیام کی جو غرض و غایت تھی وہ اس طرح پوری نہیں ہو سکتی میں نے جب یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ دفتر چہارم نے کتنی ترقی کی دفتر سوم نے کتنی ترقی کی ہے تو اس تقسیم کے ساتھ رپورٹ نہیں مل سکی۔ حضور نے فرمایا آئندہ سے تحریک جدید کے تعلق میں پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ دفاتر کا انتظام تحریک جدید کے سیکرٹری کے تابع الگ الگ خدمت کرنے والوں کے سپرد ہونا چاہیئے تاکہ آئندہ کے لئے اس بابت میں کوئی کوتاہی نہ ہو ہر تحریک جدید کا سیکرٹری اپنے ساتھ ایک دفتر اول کا نائب لگائے پھر دفتر دوم کا سوم کا اور ایک چہارم کا اور ان کا ریکارڈ دیکھ کر مقابلہ کرے اور اس طرح آپ کے

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ر نبوت ۱۳۷۳ہش

تبصرے

نام کتاب : "شہیدانِ راہِ وفا"

مؤلف : بشیر احمد رفیق

ناشر : ISLAM INTERNATIONAL PUBLICATIONS L.T.D ISLAMABAD SHEEPHATCH LANE TILFORD, SURREY GU 102 AQ (U.K)

سن اشاعت : ۱۹۹۴ء پہلی مرتبہ

نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب کتاب اس وقت میرے سامنے ہے لیکن میری طرح ہر کوئی اس کتاب کو خوشی سے تو ہاتھ میں لے گا مگر جب اس کے صفحات پر بکھرے ہوئے الفاظ کے موتیوں کو جوں جوں اپنے حافظے کے ہاروں میں پرونا چاہے گا تو آہیں سسکیاں اور غموں کے جذبے اس کو اپنی گرفت میں لے لیں گے اور وہ ایک بھیگی ہوئی رات کی طرح انسوؤں کے ماحول میں اسے مکمل کرے گا۔

دراصل یہ کتاب نہایت پُر درد واقعات شہادت پر مشتمل ہے ایسے واقعات جن کو مولف کے پُر اثر اندازِ بیان نے مزید درد انگیز بنا دیا ہے۔ بدقسمت سرزمین افغانستان پر شہید کئے جانے والے پانچ شہداءِ احمدیت یعنی

- حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحبؓ (۱۹۰۱ء)
- حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ (۱۹۰۳ء)
- حضرت ملا نعمت اللہ صاحبؓ (۱۹۲۴ء)
- اور حضرت مولوی عبدالحکیم صاحبؓ } حضرت قاری نور علیؓ } (۱۹۲۵ء)

کے دردناک تذکرے اس کتاب کا نفسِ مضمون ہے۔ ان میں سے اوّل الذکر کو گلا گھونٹ کر شہید کیا گیا۔ اور باقی شہداء کو نہایت بے رحمی سے سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین تصنیف فرمائی جس میں آپ نے فرمایا:

"اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین! تو خدا کی نظر سے گر گئی تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے۔"

چنانچہ افغانستان کو بھی ۱۹۰۱ء سے لے کر آج تک امن و چین نصیب نہیں ہوا شروع میں ہیضہ اور مختلف قسم کی بیماریوں نے پکڑے رکھا۔ بادشاہ پر بادشاہ آتے یا جلاوطن ہوئے یا مقتول ہوئے اور اب تو ۱۹۸۷ء کے کمیونسٹ انقلاب کے بعد ۵۰ لاکھ افغانوں کو ترکِ وطن کرنا پڑا ہے۔ پندرہ لاکھ سے زائد ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہاں تک کہ افغانستان کی خاک و خون سے لت پت خبروں کو سن سن کر لوگ تنگ آ چکے ہیں۔ کمیونسٹوں کے چلے جانے کے بعد اب تک کی افغانی مجاہدین کی آپس خانہ جنگی کے باعث یہ ملک بھوک اور افلاس کے خوفناک جن کے شکنجوں اور خونی پنجوں میں گرفتار ہے۔

مندرجہ بالا داستان پر مشتمل یہ کتاب نو ابواب اور ۳۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اگرچہ اس سے قبل بھی ایک تفصیلی کتاب "شہدائے حق" کے نام سے حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی آف قاضی خیل ہوتی مردان کی ۱۹۵۸ء میں شائع ہو چکی ہے جس میں ۱۹۵۴ء و ۱۹۵۰ء میں شہید کئے جانے والے بعض جانبازوں کے تذکرے بھی ہیں لیکن اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ سے مزین کیا گیا ہے جو حضور انور نے سڈنی، آسٹریلیا کی مسجد بیت الہادی میں ۱۴ر جولائی ۱۹۸۹ء کو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے یوم شہادت کے روز ارشاد فرمایا تھا اسی طرح کتاب کے آخر میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے اس خط کی فوٹو کاپی بھی شائع کی گئی ہے۔ جو محترم موصوف نے حضرت ملا نعمت اللہ شہید کی شہادت کے موقع پر جذبہ جہاد اور قربانی سے سرشار ہو کر ۳ر نومبر ۱۹۲۴ء کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں لکھا تھا۔ کتاب میں مختلف جگہوں پر شہیدان باصفا کی فوٹوز بھی شائع کی گئی ہیں۔

قابل مصنف بشیر احمد رفیق صاحب جو سابق میں مسجد فضل لندن کے امام رہ چکے ہیں ان دنوں لندن میں ایڈیشنل وکیل التصنیف ہیں۔ اس سے قبل آپ کی ایک کتاب "محمد ظفر اللہ خان ۔ چند یادیں" بھی منظر عام پر آ چکی ہے۔ اسی طرح اب تک انگریزی میں ۷ کتب آپ نے تالیف کی ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(۲)

نام کتاب : "CHRIST IN KASHMIR"

مؤلف : عزیز کاشمیری ایڈیٹر روزنامہ "روشنی" سرینگر۔

ناشر : روشنی پبلی کیشنز سری نگر (کشمیر) ۱۹۰۰۱

سن اشاعت : ۱۹۹۴ء پانچواں ایڈیشن

قیمت : یکصد روپیہ

انگریزی زبان میں یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کشمیر ہجرت اور پھر کشمیر میں آپ کی وفات و تدفین سے متعلق معلومات پر مشتمل نہایت مفید مضامین پر مشتمل ہے۔

اگرچہ اس باب میں اب تک جتنی بھی کتب لکھی گئی ہیں وہ سب سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحقیق سے مستفاد ہیں جو آپ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "مسیح ہندوستان میں" پیش فرمائی ہے۔

یہ کتاب اس لحاظ سے بھی مفید ہے کہ اس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس جیسے جید علماء سلسلہ کی کتب سے استفادہ کے ساتھ ساتھ مشہور مصنف فیبر قیصر کی کتاب "Jesus Died in Kashmir" کے علاوہ ۴۲ کتب سے استفادہ کیا گیا ہے ان سب وجوہ سے یہ کتاب نہایت معلوماتی ذخیرہ پر مشتمل ہو گئی ہے۔ ۱۲۷ صفحات پر مشتمل یہ دیدہ زیب کتاب جا بجا متعلقہ تصاویر سے بھی مزین کی گئی ہے۔ کتاب کی مقبولیت اس بات سے ظاہر ہے کہ ۱۹۷۳ء سے اب تک اس کے پانچ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

پچھتر سالہ عزیز کاشمیری ایک لائق مصنف اور ایک قابل صحافی ہیں۔ اس سے قبل بھی آپ کی دو کتب "حضرت عیسیٰ اور عیسائیت" اور "مسیح کشمیر میں" منظر عام پر آ چکی ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

خدا کرے کہ حضرت عیسیٰؑ کا انتظار کرنے والے مسلمانوں اور عیسائیوں کی آنکھوں کی پٹی کھلے اور وہ اس حقیقت کو دیکھ لیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام کی طرح وفات پاکر اس سرزمین میں مدفون ہیں۔ اور آنے والا وہ امام آ چکا ہے۔ اور نہایت کامیابی سے کسر صلیب کے فریضہ کو سرانجام دے چکا ہے۔

(منیر احمد خادم)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ پاکستان
PHONE :- 04524 - 649.

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS.
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ارشادِ نبویؐ
اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ
(اپنی اولاد کی عزت کرو)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

صنم آشنا دل

(محمد ذکریا ورک صاحب کنگسٹن کینیڈا۔ انگریزی سے ترجمہ بلال احمد شمیم قادیان)

انسان کا دل اس کے جذبات کا مرکز ہوتا ہے۔ دل جس میں برے خیالات و جذبات پنپتے ہوں، شیطان کی محبوب جگہ ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے منکر متلون مزاج اور فتنہ پرداز دلوں کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ ایسے دل ہیں جن پر مہر لگا دی گئی ہے خدائے ذوالجلال نے اپنی پیاری کتاب میں فرمایا ہے۔

"ہم حد سے بڑھنے والے دلوں پر اسی طرح مہر لگا دیا کرتے ہیں" (یونس: ۱۰)

"میں ضرور کفار کے دلوں میں رُعب ڈالوں گا۔" (الانفال: ۱۲)

قرآن کریم میں انسانی دل کے متعلق بہت سی پُر معارف باتیں بیان ہوئی ہیں۔ صحت مند اور تندرست دل کی بے شمار خوبیاں بیان کرتے ہوئے قرآن مجید فرماتا ہے کہ یہ دل ہے جو مطمئن رہتا ہے اور جس میں خدا اور اسکی مخلوق کے لئے بے انتہا محبت پائی جاتی ہے۔ جیسا ذکر ہوتا ہے:۔

"پس سمجھ لو کہ اللہ کی یاد اور ذکر سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں" (الرعد: ۲۹)

"پس خداوند کریم نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی" (آل عمران: ۱۵۴)

"تا تمہارے دلوں میں سکون و قرار پیدا ہو جائے" (آل عمران: ۱۲۷)

"اور خدا نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا" (الحشر: ۳)

"آپ ان سے کہہ دیجئے کہ وہی ایسا قادر خدا ہے جس نے تمکو پیدا کیا اور تم کو کان آنکھیں اور دل دیئے۔" (الملک: ۲۴)

"جن لوگوں کے دلوں میں شک کا مرض ہے" (المدثر: ۳۱)

"جن لوگوں کے دلوں پر تالے ہیں" (محمد: ۲۴)

"اور ہم نے ان کو کان آنکھیں اور دل (مراد عقل و ذہانت) عطا کیئے" (الاحقاف: ۲۶)

"اے خدا ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجیو" (الحشر: ۱۱)

"وہ اللہ کی آگ ہے جو اللہ کے حکم سے سلگائی گئی ہے جو بدن کو لگتے ہی دلوں تک جا پہنچتی ہے۔" (الھمزۃ: ۸)

"وہ خدا ہی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں تحمل پیدا کیا۔" (الفتح: ۵)

"جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ خدا ان کی دلی عداوتوں کو کبھی ظاہر نہ کرے گا۔" (محمد: ۳۰)

"(اے نبی کریم) ہم آپکے دل کو تقویت دیتے ہیں" (ہود: ۱۲۱)

سائنسی تحقیقات نے بالآخر یہ بات ثابت کر دی ہے کہ انسانی جسم کی تندرستی اور اس کی طرز فکر میں باہم شدید اور گہرا ربط ہے ایک صحت مند دل کا مالک یقیناً صحت مند ذہن کا مالک ہوگا ہر انسان کے کردار کا دارومدار اس کی سوچ پر منحصر ہوتا ہے یا یوں کہیں کہ آدمی جیسا سوچتا ہے ویسا ہی رنگ وہ اختیار کرتا ہے ہمارے رب کریم نے ہمیں اپنے خیالات اور سوچ پر اختیار بخشا ہے جس کے ذریعہ ہم اپنے اخلاق کو حسین اور قابل تعریف بنا سکتے ہیں بری سوچ برے اخلاق کو۔ برے یا اچھے ہر قسم کے خیالات کا مرکز ہے لہٰذا یہ بات لازم ہے کہ دل کو پاک اور صاف رکھا جائے امریکہ کے مشہور رسالہ "سائیکالوجی ٹوڈے" کے فروری ۱۹۸۹ء کے شمارہ میں دل اور روح کے آپس میں تعلق کو درج ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

"طبی سائنس نے انسان کے ایک نہایت روحانی خیال کہ ہمارے جذبات کا مرکز ہمارا دل ہے کی تردید کرتے ہوئے امراض قلب کو رفع کرنے میں بڑی پیش رفت کی ہے دل کو ایک بے حس اور بے جان پمپ تصور کرتے ہوئے جراحی کے ماہرین PACEMAKER بنانے میں کامیاب ہو گئے اور اس کے بعد "مصنوعی دل" جو کہ جدید علم طب کی زبردست کامیابی ہے بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں بارنی کلارک BARNEY CLARK اور دوسرے حوصلہ مند مریض کیمیائی نسخے استعمال کر رہے تھے اسی وقت سائنس دان علم نفسیات کی مدد سے یہ جاننے میں کوشاں تھے کہ دل کی بیماری کس حد تک روح کی بیماری کا باعث ہو سکتی ہے جن لوگوں کو دل کے حملہ کا زیادہ احتمال ہوتا ہے ہو سکتا ہے ان کے اندر روحانیت کی کمی ہو ہارورڈ یونیورسٹی کے ماہر امراض قلب اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ دعائیہ کلمات کو بار بار دہرانے سے اختلاج قلب اور دوران خون میں تیزی سے گراوٹ ہوتی ہے یعنی دل کو سکون حاصل ہوتا ہے۔

میری لینڈ یونیورسٹی میں ماہر نفسیات JAMES LYRCH جیمز لنچ ہائی بلڈ پریشر کا نفسیاتی پہلو دریافت کرنے کے لئے اب تحقیق کر رہے ہیں جب ہم گفتگو کرتے ہیں تو دوران خون تیز ہو جاتا ہے اور جب ہم دوسروں کی گفتگو سن رہے ہوتے ہیں تو دوران خون گر جاتا ہے۔"

(سائیکالوجی ٹوڈے)

دل کی مختلف کیفیات:۔ بائبل کا مندرجہ ذیل مقولہ انسانی ذہن اور دل میں نمایاں مشابہت کو بڑے عظیم الشان طریقے سے ظاہر کرتا ہے۔

"انسان جیسے خیالات اپنے دل میں لاتا ہے اس کا کردار ویسا ہی ہوتا ہے"

(امثال باب ۲۳ آیت ۷)

جس طرح انسانی ذہن کی مختلف کیفیات ہوتی ہیں اس طرح دل کی بھی مختلف کیفیات ہوتی ہیں آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق دل روح اور مزاج کے جذبات شجاعت ہمت محبت اور اخوت کا مرکز ہے۔

دل سے متعلق ہر زبان میں بہت سے محاورے پائے جاتے ہیں اردو زبان بھی ان سے لبریز ہے چند نمونے درج ذیل ہیں۔

دل آجانا، دل آزار ہونا، دل الٹ پلٹ ہونا، دل باغ باغ ہونا، دل کا ٹکڑا، دل وجان سے چاہنا، سنگدل ہونا، وسیع القلب، دل پاش پاش ہو جانا، دل آزردہ ہونا، دل گرویدہ نہ ہونا، دل بلیوں اچھلنا، دل بھاری ہونا، دل پارہ پارہ ہونا، دل ایک ہونا، دل امڈ آنا، دل بھر بھرانا، دل پر چھریاں چلنا، دل پر سانپ لوٹنا، دل وجان پر کھیلنا، دل کی بازی لگانا، ایک دل دو جان ہونا۔

ایک سچا مسلمان وقتاً فوقتاً اپنے دل کی حالت کا جائزہ لیتا رہتا ہے کہ آیا وہ دوسروں کے متعلق اچھے جذبات رکھتا ہے اس کے ارادے نیک ہیں وہ دوسروں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت سے پیش آتا ہے اور یہ کہ اس کا دل حق کا متلاشی ہے اور خدا کی محبت میں سرشار ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو واقعی وہ دل محبت رحمت شجاعت امانت دیانت سچائی خلوص اور عاجزی کا پیکر ہے۔

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے فرمایا "تم اپنے رب سے پوری توجہ اور دل اور روح کی گہرائی سے محبت کرو" ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک اور سچے دل کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: "انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے اگر وہ صحت مند ہو تو پورا جسم صحت مند ہوتا ہے" اگر وہ بیمار ہو تو پورا جسم بیمار ہو جاتا ہے اور جان لو یہ ٹکڑا انسان کا دل ہے

(بخاری شریف)

اس مُبارک قول سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کا دل اس کے تمام جذبات کا سرچشمہ ہوتا ہے اگر دل میں پاک اور نیک خیالات پرورش پائیں تو انسان نیکی کی طرف قدم مارتا ہے اگر پراگندہ خیالات ابھریں تو وہ برائی کی ڈگر پر چل پڑتا ہے۔ دل میں ابھرنے والے خیالات اور جذبات زمین میں بوئے ہوئے ان بیجوں کی طرح ہوتے ہیں جو جلد بڑھ کر بوٹوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں دل کی پاکیزگی نیکی کے درخت کی نشوونما کیلئے مہمیز کا کام کرتی ہے اگر دل اچھا ہے تو انسان کے اعمال گفتگو ذہن اور فکر بھی اچھی ہوگی ہمیں اپنے روزمرہ کے تعلق داروں سے ملاقات کے وقت یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہیئے۔

اور اچھی سوچ اور اچھے اخلاق کو جنم دیتی ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ دل۔

اپنے پر قابو رکھنے کے لئے اپنے ذہن کو استعمال کرو
دوسروں پر قابو پانے کیلئے اپنے دل کا استعمال کرو

ایک پیاری دعا

محبوب خدا سرور کونین احمد مجتبیٰ پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل دعا پر غور فرمائیں:-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا۔

اے میرے مولیٰ کریم میرے دل کو نور بنا دے میری آنکھوں کو نور سے بھر دے میرے کانوں کو نور سے بھر دے میرے آگے نور میرے پیچھے نور میرے اوپر نور میرے نیچے نور اور یوں کہ مجھے پھر نور ہی نور بنا دے۔

ہمارا دل تقریباً ایک منٹ میں ۷۰ مرتبہ دھڑکتا ہے یعنی ایک دن میں ۱۰۰۰۰۰ مرتبہ اور انسان کی اوسط عمر میں تین بلین مرتبہ اپنی روز مرہ کی زندگی میں دل کے متعلق بہت سے الفاظ بولے اور لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً دل دکھانا، دل خوش ہونا، دل برداشتہ ہونا، دل بہلانا، دل ٹٹولنا، دل تلملانا، دل جوئی کرنا، دل چرانا، دل خون ہونا، دل شکنی کرنا، دل لگی کرنا، دل موم ہونا۔ دل میلا کرنا، دل ہل جانا، دل کملانا، دل میں سما جانا، دل کڑھنا، وغیرہ وغیرہ۔

دل جو کبھی فریفتہ ہوتا ہے۔ دل جو کبھی صنم آشنا ہوتا ہے دنیا کے ہر ملک ہر زبان اور کلچر میں محبت کی علامت سمجھا جاتا ہے چاہے انسان سات فٹ لمبا ہو یا پانچ فٹ لمبا ہو اس کا سائز انسان کی مٹھی کے برابر ہوتا ہے۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ ماں کے رحم میں پرورش پانے والا بچہ اپنی ماں کی دل کی دھڑکن کو محسوس کرتا ہے ایک چڑیا گھر میں ایک بندر کے بچے کو اس کی والدہ کی رحلت کے بعد زندہ رکھنے کے لئے موٹے موٹے کمبلوں کی گٹھڑی میں بند کر کے اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا پمپ لگا دیا گیا جس سے دھک دھک کی آواز پیدا ہونے لگی اور یوں اس جانور کو دل کی دھڑکن کا احساس دلایا گیا۔

اردو شاعری شاید دل کے بغیر نامکمل ہو قارئین کا دل موہ لینے کے لئے یہاں برصغیر ہند و پاک کے چند نامور شعراء کے اشعار پیش کئے جاتے ہیں۔

- محبت کے لئے دل ڈھونڈ کوئی ٹوٹنے والا
  یہ وہ مے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں
- میرے اشعار اے اقبال کیوں پیارے نہ ہوں مجھ کو
  میرے ٹوٹے ہوئے دل کے یہ درد انگیز نالے ہیں
- شگفتہ ہو کے کلی دل کی پھول ہو جائے
  یہ التجائے مسافر قبول ہو جائے
- محبت کے شرر سے دل سراپا نور ہوتا ہے
  ذرا سے بیج سے پیدا ریاض طور ہوتا ہے
- خدا کرتا ہوں دل کو حسینوں کی اداؤں پر
  مگر دیکھی نہ اس آئینے میں اپنی ادا تو نے
- غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں
  سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

غالب:-

- جلتا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہوگا
  کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے
- بوسہ دیتے نہیں اور دل پہ ہے ہر لحظہ نگاہ
  جی میں کہتے ہیں کہ مفت آئے تو مال اچھا ہے
- سادگی پر اس کی مر جانے کی حسرت دل میں ہے
  بس نہیں چلتا کہ پھر خنجر کف قاتل میں ہے
- دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
  میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے
- مطرب دل نے میرے تار نفس سے غالب
  ساز پر رشتہ پئے نغمہ بیدل باندھا
- جاتی ہے کوئی کشمکش اندوہ عشق کی
  دل بھی اگر گیا تو وہی دل کا درد تھا
- بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک
  ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا
- پہلو تہی نہ کر غم و اندوہ سے اسد
  دل وقف درد کر کہ فقیروں کا مال ہے
- گرچہ ہے یک بیضہ طاؤس آسا تنگ دل
  ہے چمن سرمایۂ بالیدن صد رنگ دل

متفرق:-

- کہیں دل ہوں کہیں میں باعث بے تابیٔ دل ہوں
  کہیں انداز بسمل ہوں کہیں میں ناز قاتل ہوں
- دل چیز کیا ہے آپ میری جان لیجئے
  اک بار میرا کہا تو مان لیجئے
- ادھر آئینہ ہے ادھر دل ہے
  جس کو چاہا اٹھا کے دیکھ لیا
- ہر بار مانگتی ہے نیا چشم یار دل
  اک دل کے کس طرح سے بناؤں ہزار دل
- دل لگی دل لگی نہیں ہے
  تجھ کو ابھی لگی نہیں ہے
- مجھ سا نہ دے زمانے کو پروردگار دل
  آشفتہ دل فریفتہ دل بیقرار دل

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم صوفی عبد الشکور صاحب دہلی کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ سفید موتیا بند کا علاج جاری ہے۔ شفائے کاملہ عاجلہ نیز جملہ پریشانیوں سے نجات اور بچوں کے مناسب رشتے ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۲) مکرم سعید احمد صاحب آف حیدر آباد اپنے بیٹوں عزیزان ذیشان اور فیض احمد اور جملہ افراد خانہ کی صحت و تندرستی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (اعانت ۱۰۰/-)

(۳) مکرم محمد حبیب اللہ صاحب آف گودھرا (گجرات) اپنے بیٹے محمد جاوید کی امتحان میں کامیابی روشن مستقبل اور بہتر ملازمت ملنے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں (اعانت ۱۰۰/-)

(۴) مکرم محمد صادق صاحب، صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ اپنے بیٹے اظہر الدین صاحب جو کافی عرصہ سے علیل ہیں نیز اپنی و اہل و عیال کی صحت و تندرستی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(۵) مکرم ظہور الدین صاحب انجینئر آف حیدر آباد پچھلے دنوں کافی بیمار رہے اب حالت قدرے بہتر ہے۔ موصوف کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۶) مکرم انور احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنے والدین کی صحت، سلامتی درازی عمر اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(۷) مکرم ایم اے زین العابدین صاحب معلم وقف جدید زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ولادت

مکرم رفیق احمد طارق صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھدرواہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱/۹/۹۴ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "عتیق احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر صالح خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(اعانت بدر ۱۰/-) (محمد اقبال ملک سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھدرواہ)

خطبہ جمعہ

خدا کے ذکر کا مطالعہ سب سے بہتر حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہو سکتا ہے

جوں جوں اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے انسانی تعلقات بھی پاکیزہ ہوتے چلے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے نام پر نفرتیں نہیں بکھیری جاتیں

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۴/دسمبر ۱۹۹۳ء بمقام روز ہل ماریشس

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ الزمر کی آیت ۷۶ کی تلاوت فرمائی:

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

فرمایا:

خطبات کا یہ سلسلہ جو کچھ عرصہ سے جاری ہے. ذکر الٰہی سے متعلق ہے لیکن اس سے پہلے کہ میں اس مضمون کو شروع کروں، آپکو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ آج کا بین الاقوامی جلسہ جو قادیان میں منعقد ہو رہا ہے. ہم اس جلسے میں آج ٹیلی وژن کے ذریعہ شامل ہو رہے ہیں اور اس بین الاقوامی جلسے میں دنیا کی اور بھی جماعتیں اور مجالس شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ یہ عجیب انتظام جماعت احمدیہ کے ذریعہ فرمادیا ہے کہ جلسہ قادیان میں ہو یا لندن میں یا ماریشس میں، وہ اللہ کے فضل سے ایک بین الاقوامی صورت اختیار کر جاتا ہے لیکن خصوصیت سے قادیان میں ہونے والا جلسہ ہمارے لئے بہت ہی مبارک بھی ہے اور معزز بھی ہے۔ ایک ایسا جلسہ ہے جس کے ساتھ بہت سی پاکیزہ یادیں وابستہ ہیں پس یہ دن ایک غیر معمولی دن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ، اسی کی دی ہوئی توفیق کے مطابق آج ہم جو ماریشس میں احمدی موجود ہیں اور باقی دنیا میں جہاں جہاں بھی جماعتیں موجود ہیں. اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بین الاقوامی قادیان کے جلسے میں شرکت کر رہے ہیں۔

کچھ اور بھی جلسے ہیں، کچھ اور بھی ذیلی تنظیموں کے اجتماعات ہیں جو اس دن آج ہمارے ساتھ ہیں۔ ان میں سے لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا اپنا دسواں سالانہ اجتماع اور دوسری مجلس شوریٰ منعقد کر رہی ہے۔ بعض عرب ممالک کی لجنات نے بھی اللہ کے فضل کے ساتھ اب اجتماعات شروع کر دئے ہیں۔

ضلع جہلم، واہ کینٹ، ٹیکسلا کی جماعتوں کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے۔ جماعت ہائے فجی، نائیجیریا، نیوزی لینڈ کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے۔ جلسہ نائیجیریا میں شمالی علاقے کے ایک بہت ہی معزز امیر جو اپنے ایک وسیع علاقے میں سب سے زیادہ معزز عہدے پر فائز ہیں اور امیر کہلاتے ہیں۔ (یہ خالص مسلمانوں کا علاقہ ہے) ۔ وہ مجھے انگلستان میں آکر ملے بھی تھے اور بہت سی غلط فہمیاں ان کی دور ہوئیں چنانچہ وہ بھی اب خدا تعالیٰ کے فضل سے نائیجیریا کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ خصوصیت سے ان کو بھی میں ساری جماعت کی طرف سے السلام علیکم کہتا ہوں۔ ان کی شمولیت ان کے لئے اور انکے سارے علاقے کے لئے بابرکت ثابت ہو۔

اسی طرح جماعت سپین کی تینوں ذیلی تنظیموں یعنی خدام، لجنہ اور انصار کے سالانہ اجتماعات بھی ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ سوئزرلینڈ اور جماعت احمدیہ جرمنی کے مختلف ریجنز کے تربیتی کورسز یعنی درس جاری ہیں۔

اس ضمن میں خصوصیت سے آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ بھی اسی پیمانے پر اپنے ہاں کام شروع کریں (ماریشس والے خاص طور پر اس وقت میرے مخاطب ہیں) جماعت جرمنی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یورپ میں تبلیغ کے میدان میں سب پر بازی لے گئی ہے اور حیرت انگیز انقلابی کام کئے ہیں۔ چونکہ بہت تیزی سے قدم آگے بڑھ رہے ہیں، اس لئے ان کو میں نے خصوصیت سے نصیحت کی تھی کہ جن جن دوستوں کو آپ کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے ان کے لئے مستقل تربیت کے انتظام ہونے چاہئیں چنانچہ ان کو باقاعدہ طریق سمجھایا کہ اس طریق پر آپ مختلف تربیتی اقدامات کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو جو اطلاعات مل رہی ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بالکل ہدایت کے مطابق پوری تندہی اور پورے اخلاص کے ساتھ جماعت جرمنی کی مختلف تنظیمیں اور جماعت جرمنی سے وابستہ سب خدام مل کر بہت عمدگی سے تربیتی کلاسز کا انعقاد کر رہے ہیں اور نو مسلم بھی اور مسلمانوں سے بھی جو احمدی ہوئے ہیں وہ باقاعدہ ان میں حصہ لیتے ہیں. مختلف کام ان کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ جماعتی تنظیم سے اور چندوں کے نظام سے ان کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ نظام خلافت کا مضمون انہیں سمجھایا جاتا ہے اور پھر انتظامات میں ان کو شامل کرنے کے لئے انتظامی تربیت بھی ان کو دی جاتی ہے۔ امید ہے کہ اگلے سال کی عظیم تعداد میں بیعتوں سے پہلے پہلے جو گزشتہ سال احمدی ہوئے ہیں وہ پوری طرح جماعت میں ضم ہو چکے ہونگے، جذب ہو چکے ہونگے۔ باقی دنیا کی جماعتوں کو بھی نصیحت حاصل کرنی چاہئے اور اسی طریق پر وہاں بھی تربیتی انتظامات ہونے چاہئیں۔

بین الاقوامی جلسہ قادیان

قادیان کے جلسہ کا جہاں تک تعلق ہے، اس میں خصوصیت کے ساتھ میں ان سب سے مخاطب ہوں جو دنیا کے کونے کونے سے آج قادیان میں حاضر ہوئے ہیں۔ قادیان کے باشندگان اس وقت بھاری اکثریت میں سکھ ہیں اور سکھوں نے جماعت احمدیہ سے ہمیشہ بہت حسن سلوک سے کام لیا ہے۔ ساری دنیا کی جماعتیں اس پہلو سے انکی ممنون ہیں۔ مذہبی اعتقادات میں اختلافات اپنی جگہ مگر انسانی قدروں کے لحاظ سے انسانی سطح پر اعلیٰ تعلقات استوار کرنا یہ الگ بات ہے او مذہبی اختلافات اس دوسرے معاملے میں مانع نہیں ہیں۔ اسکو روکتے نہیں بلکہ مذہب بحیثیت مجموعی انسانی قدروں پر اضافے کی خاطر آتا ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرتا ہے اور جوں جوں اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے انسانی تعلقات بھی اسی طرح پاکیزہ اور مقدس ہوتے چلے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے نام پر نفرتیں نہیں بکھیری جاتیں بلکہ محبتوں کے پھول بچھائے جاتے ہیں۔ یہ اگر مذہب کا اعلیٰ مقصد نہیں تو پھر مذہب بالکل بے معنی اور بے حقیقت چیز ہے۔ اس پہلو سے قادیان کے باشندے نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ وہ جانتے ہیں سکھوں کے بنیادی عقائد میں سے بعض ایسی باتیں ہیں جن سے ہمیں اختلاف ہے اور ان کو ہمارے عقیدوں سے اختلاف ہے لیکن اس کے باوجود انسانی سطح پر ہم مل جل کر رہ سکتے ہیں اور سب دنیا کے گوروں کی یہی تعلیم ہے کہ انسان کو انسان سے محبت کرنی چاہئے۔ حسن سلوک سے پیش آنا چاہئے۔ پس آپ سب لوگ جو وہاں جمع ہوئے ہیں آپ سے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ قرآن کریم نے ہمیں سکھلایا ہے:

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور ہے کیا؟۔ پس آپ ان سے حسن سلوک کریں یہاں تک کہ آپ کے حسن سلوک کی یاد ان کو اور زیادہ اس محبت کے رستے پر آگے بڑھائے اور تمام دنیا میں انسانی بھائی چارے کی جو مہم جماعت احمدیہ نے شروع کر رکھی ہے اس کو مزید تقویت ملے۔

یہ سال جو گزرا ہے اسے میں نے عالمی بھائی چارے کا سال قرار دیا تھا اور جماعتوں کو نصیحت کی تھی کہ پوری کوشش کریں کہ اس سال کے دوران مختلف مذاہب کے لوگ، مختلف قوموں کے لوگ، مختلف جغرافیائی خطوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے قریب آئیں۔ پس قادیان کا جلسہ اس سال کا ایک اختتام ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ اختتام بہترین پھل اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا جو میٹھے ہونگے، باقی رہنے والے ہونگے اور انسانی اخلاق کی صحت کے لئے بہت مفید اثرات پیچھے چھوڑیں گے۔

اب ذکر الٰہی کے مضمون کی طرف لوٹتا ہوں۔

ذکر الٰہی

ذکر الٰہی کا مضمون صرف کسی ایک جلسے سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ عالمی طور پر تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اور کسی ایک لمحہ کی بات نہیں بلکہ ساری زندگی کے تمام لمحوں پر یہ ذکر محیط ہے اور صرف مسلمانوں کا ذکر نہیں، دنیا کے ہر مذہب نے اپنے اپنے طور پر ذکر الٰہی پر کچھ نہ کچھ زور دیا ہے اور مذہب کا آخری خلاصہ ذکر ہے۔ پس ذکر سے متعلق بہت کھول کھول کر جماعت کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ ذکر ہے کیا؟ کیسے کیا جاتا ہے؟ اور اسکے نتیجہ میں آپکے اندر کیا پاک تبدیلیاں پیدا ہونگی اور ہونی چاہئیں۔ اس سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے طریق بیان کر رہا تھا اور بات اس طرح ہو

تھی کہ ایک مشہور عرب شاعر امرؤ القیس ہو گزرا ہے جس نے اپنے دوستوں کو یہ کہہ کر ایک منزل پر رکنے کی ہدایت دی کہ یہ میرے محبوب کی منزل کے مٹے ہوئے نشانات ہیں۔ انہیں دیکھ کر میرا محبوب مجھے یاد آتا ہے۔ پس اے مرے ساتھیو! تم بھی ٹھہرو کچھ عرصہ مل کر ان مٹتے ہوئے نشانات پر آنسو بہالیں۔ میں نے ذکر کیا تھا کہ ایک شاعر اپنے محبوب کے ساتھ ایسا تعلق رکھتا ہے کہ اسکی منزل کے مٹے ہوئے نشانات بھی اسکو اس کا ذکر کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں تو اللہ کے ذکر سے ہم کیسے غافل ہو سکتے ہیں جس کے نشانات تمام کائنات پر محیط ہیں جو آفاق میں بھی ہے اور انفس میں بھی ہے۔ باہر بھی ہے اور اندر بھی ہے۔ انسان خواہ باہر کی دنیا کا مطالعہ کرے یا اپنے نفس میں ڈوب جائے ہر جگہ اسے خدا تعالیٰ کے مٹتے ہوئے نہیں بلکہ ہر جگہ زندہ اور ابھرتے ہوئے نشان دکھائی دیں گے۔

وہ نشانات ہیں تو زندہ اور روشن بھی ہیں لیکن انسانی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں اسلئے بعض لوگوں کو نہ وہ نشان دکھائی دیتے ہیں اور نہ ہی ان میں روشنی نظر آتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ شعور ہے جو بیدار ہوتا ہے۔ یہ بصیرت ہے جسے بینائی عطا ہوتی ہے اور اسکے نتیجے میں خواہ آپ کسی طرف دیکھیں وہیں خدا تعالیٰ کی عظمت کے اسکی تسبیح کے اسکی تحمید کے نشان ابھرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یعنی آپ کی ذات کو ان کو دیکھنے کا شعور مل رہا ہوتا ہے اور اس وجہ سے یوں لگتا ہے کہ گویا وہ نشان ابھر کر آپ کے سامنے آرہے ہوں اور پھر وہ روشن تر ہوتے چلے جاتے ہیں حالانکہ وہ پہلے سے ہی روشن ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ آپ کے اندر تاریکی دور ہو رہی ہے۔ آپ اپنے اندر ایک نئی روشنی پاتے ہیں۔ اسلئے وہ روشن نشانات آپ کو اسی نسبت سے روشن دکھائی دینے لگتے ہیں پس اس ذکر میں سب سے زیادہ اہم ذکر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے۔ آپؐ سے زیادہ خدا تعالیٰ کو کسی نے بھی یاد نہیں کیا اور آپؐ سے زیادہ کوئی اللہ کی محبت میں گرفتار نہیں ہوا۔ وہ ایک ایسا پاکیزہ وجود تھا جو خدا کی محبت میں غرق ہو گیا کچھ بھی اپنا باقی نہ چھوڑا۔ آپؐ کی زندگی کے ہر لمحے پر خدا کی یاد محیط تھی پس اگر ہمیں خود علم نہ ہو کہ ہم کیسے ذکر کریں تو وہ مذکر ہمارے سامنے ہے۔ وہ نصیحت کرنے والا اپنی ذات میں ایک زندہ ذکر ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تم میں ذکراً رسولاً بھیجا ہے۔ ایسا رسولؐ بھیجا ہے جو مجسم ذکر ہے پس اس لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ ذکر الٰہی کا بھی مطالعہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ذکر ہے۔ یہ رسول مجسم ذکر ہے۔ پس خدا کے ذکر کا مطالعہ سب سے بہتر حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر الٰہی کے متعلق احادیث

احادیث میں سے چند جو میں نے اس موقع کے لئے منتخب کی ہیں، آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ جب ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اسکے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کے آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔ یہ وہ مضمون ہے جو ہر خدا کے قریب ہونے والا بندہ ہمیشہ ہر روز اپنی ذات میں مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی گواہی ہے جو ساری کائنات میں پھیلی پڑی ہے۔ یعنی ہر انسان جو خدا تعالیٰ سے پیار کی بات کرتا ہے، اس سے تعلق بڑھاتا ہے اسے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کا یہ سلوک ہر بندے سے برابر ہوتا ہے اور انسان محسوس کرتا ہے کہ خدا کی طرف میں نے تھوڑا سا قدم آگے بڑھایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت زیادہ میری طرف توجہ فرمائی اور احسان فرماتے ہوئے میرے قریب آیا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خدا کسی اور انسان کے قریب نہیں ہوا اور جس تیزی سے خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جلوہ گر ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند تھا اور سب سے زیادہ قوت اور دل کی گہرائی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جب یہ وعدہ فرماتا ہے کہ اگر تم ایک بالشت میری طرف آؤ تو میں ایک ہاتھ تمہاری طرف آؤں گا۔ تم چل کے آؤ تو میں دوڑ کر آؤں گا۔ جیسے خدا کو ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتے ہوئے دیکھا ہے ویسا دنیا میں کبھی کوئی اور نظارہ دکھائی نہیں دیا۔ یہی وہ مضمون ہے جو ہمیں عرش الٰہی کے معنی بھی سمجھاتا ہے اور اسی تعلق میں میں نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی تھی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

یعنی تو ملائکہ کو دیکھے گا جو عرش کے گرد جمگھٹے بنائے ہوئے یعنی ایک دوسرے پر گرتے ہوئے اکٹھے ہوتے چلے جاتے ہیں (یعنی جھرمٹ پہ جھرمٹ بنے ہوئے) اور اللہ کی تسبیح ... اور وہ وقت ہوتا ہے جب بڑے بڑے فیصلے کئے جاتے ہیں اور وہ تمام فیصلے حق کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اس سے پہلے میں نے جو ایک حدیث پڑھی تھی اس میں ذکر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ جب کسی مجلس میں میرا ذکر کیا جاتا ہے تو فرشتے تہہ در تہہ، غول در غول اس مجلس پر اترتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین سے آسمان تک اس کو ڈھانک لیتے ہیں اور وہ فرشتے اس ذکر اور اس حمد میں شریک ہو جاتے ہیں اور پھر وہ ذکر لے کر خدا کے حضور بلند ہوتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ فیصلے فرماتا ہے کہ کن کو بخشا جائے گا اور کن سے درگزر کی جائے گی اور کن سے غیر معمولی احسان کا سلوک کیا جائے گا۔

عرش الٰہی کے معنی

پس اس آیت کریمہ میں جو ذکر ہے وہ وہی ذکر نظر آتا ہے جو اس حدیث میں ہے اور اس سے ہمیں عرش کا مضمون بھی سمجھ آجاتا ہے۔ عرش دراصل اس دل کا نام ہے جس میں خدا کی یاد ہو۔ کیونکہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اسے مکمل فرمالیا تو اس کے بعد عرش پر قرار پکڑا۔ (ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ)

تو دنیا کو بنا کر دنیا سے ہٹ کر کہیں دور تو نہیں چلا گیا۔ اگر عرش کسی دور کے بعد از تصور کا نام ہے تو خدا نے پھر یہ کیا کیا کہ چھ دن میں تو دنیا بنائی، اسے مکمل کیا اور انسان میں روح پھونکی اور اسے اس قابل بنا دیا کہ وہ خدا کی یاد کر سکے اور پھر عرش پر واپس چلا گیا اور وہاں جا کر بیٹھ رہا۔ یہ ایک جاہلانہ تصور ہے اسے قرآن شریف کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ عرش پر قرار پکڑنے سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالیٰ نے وہ دل بنائے جو ذکر الٰہی سے معمور ہونے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ دل بنائے جن میں اللہ کا نام لیا جاتا تھا اور جیسا کہ اس حدیث میں وعدہ کیا گیا ہے کہ جہاں تم خدا کا ذکر کرو گے وہاں ضرور خدا توجہ فرمائے گا۔

اللہ اپنی تمام تر توجہات کے ساتھ ان دلوں میں اترنے لگا جو اس کا عرش بن گئے یہی وہ معنی ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معراج کا ایک عظیم فلسفہ بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ لوگ عرش کو کائنات سے پرے ڈھونڈتے ہیں لیکن حقیقت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہی تھا جو عرش الٰہی تھا۔ اس پر خدا تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب تر نظارے آپ نے دیکھے ہیں۔ کیونکہ وہ صفات باری تعالیٰ کی آماجگاہ تھا۔ تمام اسماء جو اللہ کی صفات سے تعلق رکھتے ہیں وہ تمام تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جلوہ گر تھے اور وہی وہ مقام تھا جہاں خدا تعالیٰ کو اترنا چاہئے تھا۔ پس یہ آیت کریمہ جو بیان فرما رہی ہے کہ فرشتے حول العرش اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اول طور پر اس عرش سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مطہر ہے اور پھر تمام ذکر کرنے والوں کے دل ہیں جہاں خدا کی یاد کے ساتھ ساتھ خدا کچھ نہ کچھ اترتا رہتا ہے اور فرشتے وہیں جائیں گے جہاں خدا جائے گا یعنی مقام کے لحاظ سے تو حرکت نہیں ہوتی لیکن معنوی لحاظ سے جہاں خدا کو پائیں گے (کیونکہ عرش کے گرد فرشتے گھومتے ہیں جیسا کہ اس آیت میں لکھا گیا ہے) وہیں فرشتے ہونگے۔ پس وہ حدیث جو یہ بتاتی ہے کہ ذکر الٰہی کرنے والوں پر فرشتے تہہ بہ تہہ، طبق بہ طبق زمین سے آسمان تک اترتے ہیں اور زمین کو آسمان تک مکمل بھر دیتے ہیں تو اس سے مراد یہی ہے کہ وہ عرش الٰہی پر اتر رہے ہیں۔ اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجسم ذکر الٰہی تھے

اس وقت وہاں ذکر الٰہی کرنے والے خدا کا عرش بن جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ مجسم ذکر الٰہی تھے اس لئے خدا ہمیشہ وہیں جلوہ گر رہا اور ایسا اترا کہ پھر گویا وہاں سے دوبارہ اٹھنے کا نام نہیں لیا۔ شاید ہی کوئی انسان ایسا ہو جو ہمیشہ ہمیش کے لئے ہر لحہ لحہ مجسم ذکر بن چکا ہو۔ اگر کوئی بنا ہو تو پھر اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ لقب ملنا چاہئے کہ وہ ذکر الٰہی بن گیا لیکن جہاں تک میں نے مذاہب کا مطالعہ کیا ہے مجھے کسی مذہب میں اس مضمون کی کوئی آیت نظر نہیں آئی کہ خدا تعالیٰ نے کسی اور نبی اور کسی اور پیارے کو مجسم ذکر کہا ہو۔ سو اس پہلو سے اگرچہ تمام انبیاء ذکر الٰہی ہوتے ہیں لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی وجود ذکر الٰہی کہلانے کا مستحق نہ بنا۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم مکہ کے راستہ پر چلتے ہوئے ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے جسے "جمدان" کہا جاتا ہے۔ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كان رسول الله ﷺ يسير في طريق مكة فمر على جبل يقال له جُمدان. فقال سيروا هذا جُمدان سَبق المُفَرِّدُونَ. قالوا وما المُفَرِّدُ يا رسول الله. قال: الذّاكرون الله كثيرًا. (صحيح مسلم. كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار. باب الحث على ذكر الله تعالى)

کہ اس جمدان کی سیر کرو۔ "مفردون" سبقت لے گئے۔ یعنی صرف یہی نہیں فرمایا کہ اس پہاڑ پر پھیل جاؤ اور سیریں کرو۔ بلکہ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ

مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ مفردون کون ہوتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے"۔ اس ضمن میں میں نے جو تحقیق کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی میں مفرد کا لفظ بھی پایا جاتا ہے

اور مفرد کا بھی۔ مفرد کا مطلب ہے کہ خود الگ ہو جانے والا۔ چنانچہ ایسا سوار جو گھڑ سواری کرتے ہوئے اکیلا کہیں نکل جائے اسے مفرد کہتے ہیں لیکن مفرد مجہول مضمون ہے یعنی وہ جسے اکیلا کر دیا گیا ہو۔ تو میں نے غور کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ہر لفظ میں گہری حکمت ہوتی تھی۔ کیا وجہ ہے کہ آپ نے خود بخود الگ ہونے والوں کو مفرد نہیں فرمایا بلکہ مفرد فرمایا ہے اور ساتھ یہ فرمایا کہ مفرد آج بازی لے گئے ہیں۔ مفرد کا مطلب ہے کہ جو ایک طرف لے جایا گیا ہو۔ جو اکیلا کر دیا گیا ہو۔ تو مراد یہ ہے کہ عشق الٰہی میں اللہ کے ذکر سے مجبور ہو کر کچھ لوگ الگ الگ ان پہاڑوں پر نکل کھڑے ہوتے ہیں اور وہ جو مجبور کر کے ایک طرف لے جائے گئے ہیں اور جنہوں نے باقیوں سے تعلق توڑا ہے کیونکہ وہ شرماتے تھے کہ ان کے سامنے اللہ کی محبت کے آثار ان کے چہروں سے ظاہر ہوں اور ان کی آنکھوں سے برسنے لگیں پس وہ مفرد ہوئے یعنی علیحدہ کر دئے گئے اور عشق نے ان کو علیحدہ کر دیا تو عشق کی مجبوری سے الگ ہونے والوں کے متعلق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بازی لے گئے اور ساتھ سب کو ہدایت فرمائی ہے کہ تم بھی سیریں کرو۔ مراد یہ ہے کہ تم بھی سیریں کر کے کچھ ویسی کیفیات اپنے دل میں پیدا کرو۔ جیسی میرے بعض صحابہؓ کے دل میں پیدا ہوئی ہیں اور خدا نے مجھے خبر دی ہے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے تو کوئی بات بھی نہیں فرمایا کرتے تھے لازماً اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کے ذریعہ بتایا ہو گا کہ آج تیرے یہ عشاق ہیں جن کو میری محبت مجبور کر کے الگ الگ پہاڑ پر لے گئی ہے۔ باقیوں کو بھی کہا کہ یہ بھی ایسی کوشش کریں۔ چنانچہ صحابہ کے پوچھنے پر آپ نے تشریح فرمائی کہ مفرد کون ہوتے ہیں۔

جہاں تک آپکے ذکر کے اوقات کا تعلق ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ:

عن عائشة رضي الله عنها ، قالت: «كان رسول الله ﷺ يذكر الله على كل أحيانه.» (ترمذی، أبواب الدعوات، باب ما جاء أَنْ دعوةَ المسلِمَ مُستجَابة)

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالیٰ کو ہر لحہ یاد کیا کرتے تھے۔ میں کس لحہ کی بات کروں۔ کوئی لحہ بھی ایسا نہیں تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے ذکر سے غافل رہے ہوں۔ بخاری و ترمذی میں مروی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ خدا تعالیٰ کے جلال اور کبریائی کا ذکر جاری تھا۔ آپ خود بھی اس سے بے حد متاثر تھے۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپؐ ذکر سے وجد میں آکر دائیں اور بائیں جھوم رہے تھے اور آپؐ کے پاؤں کے نیچے سے منبر اس زور سے ہل رہا تھا اور کانپ رہا تھا کہ مجھے ڈر لگا کہ کہیں منبر خود بھی ٹوٹ کے نہ گر جائے اور آپ کو بھی نہ لے گرے۔ تو ایک عاشق کی اپنے محبوب کو یاد کرنے سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر بھی ایک وجد کی صورت میں طاری ہو جایا کرتی تھی اور بعض دفعہ اس کا اثر جسم پر بھی ظاہر ہوا کرتا تھا اور خدا کے ذکر سے ایسے جھومتے تھے کہ راوی کہتا ہے کہ منبر بھی ساتھ کانپ رہا تھا اور اس شدت سے کانپ رہا تھا کہ مجھے ڈر تھا کہ وہ خود بھی ٹوٹ جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کہیں اس سے گر کر چوٹ نہ آجائے۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عن ابي هُريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: «ان الله تعالى يقول: يا ابن آدمَ، تفرغ لعبادتي، أملأ صدرك غنًى، واسُدَّ فقرك، والاَّ تَفعلَ مَلأتُ يديكَ شُغلاً، ولم اسُدَّ فقرك.» (جامع الترمذی).

اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اے میرے بندے میری عبادت کے وقت میرے لئے فارغ ہو جایا کر یعنی اپنے دل میں اور خیال نہ آنے دیا کر اور میرے لئے اپنے سارے وجود کو خالص کر لیا کہ اس میں کوئی باقی نہ رہے۔ اگر تو ایسا کرے گا تو میں تیری چھاتی کو غناء سے بھر دوں گا۔ کوئی حاجت تیرے دل میں باقی نہیں رہے گی۔ یہ جو محاورہ ہے کہ چھاتی کو غناء سے بھر دینا۔ یہ بہت ہی پیارا اور بہت ہی گہرا محاورہ ہے اس میں ڈوب کر اس کے معنی کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ نہیں فرمایا کہ میں اسے بے شمار دولت عطا کروں گا۔ یہ نہیں فرمایا کہ اس کے دل کو مستغنی کر دوں گا بلکہ یہ فرمایا کہ اس کی چھاتی غناء سے بھر دوں گا۔ غناء سے چھاتی بھرنا اس وقت ہوا کرتا ہے جب انسان سر سے پاؤں تک راضی ہو جائے۔ اور کسی چیز کی حاجت نہ رہے اور جو وہ چاہتا ہے وہ اسے مل جائے دوسرا غناء کا یہ مطلب ہے کہ وہ دنیا سے مستغنی ہو جائے۔ خدا کا اتنا پیار اسے عطاء ہو اور خدا کے ذکر سے اتنا مزہ آئے کہ غیر اللہ کی حاجت ہی نہ رہے۔ پرواہ ہی نہ رہے کہ کسی اور کے پاس ہے بھی کہ نہیں۔ اس کو وہ کچھ مل جائے جس کی اسے چاہت ہے یعنی خدا اسے مل جائے اور پھر دنیا سے بے نیاز ہو جائے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے دل نہیں فرمایا بلکہ "صدر" فرمایا ہے کہ اس کی چھاتی بھر دوں گا۔ اس حدیث کا اطلاق مختلف لوگوں کے اوپر مختلف رنگ میں ہو گا بعض لوگ ضرورت مند ہوتے ہیں اور بعض دفعہ ضرورت اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ توجہ اللہ کے پیار کے ذکر سے ہٹ کر اپنی مشکل، مصیبت اور ضرورت کی طرف اتنی زیادہ منتقل ہو جاتی ہے کہ خدا کا ذکر اپنی ضرورت کو پورا کرنے کا محض ایک ذریعہ رہ جاتا ہے۔ بار بار ان کا فقر اور مصیبت ذہن پر قبضہ کر لیتے ہیں اور اللہ کی یاد سے ہٹا کر اس طرف لے جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی دعا مانگی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرماتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نصیحت فرما رہا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ ان ضرورتوں سے بھی مستغنی ہو جاؤ۔ کوئی خیال، کوئی مصیبت ایسی باقی نہ رہے جو خدا کے ذکر سے غافل کرنے والی ہو تو عبادت ایسے کیا کرو کہ اپنی چھاتی میرے سوا ہر دوسری چیز سے خالی کر لیا کرو۔ جب تم اس طرح عبادت کرو گے تو میں تمہیں ہر مصیبت سے خالی کروں گا۔ ہر لالچ سے تمہارے دل کو پاک کروں گا یا دوسرے لفظوں میں تمہیں اتنا کچھ دوں گا جس کی تمنا تمہیں ہے یا اتنا دوں گا کہ تمہاری تمنا کہے گی کہ میں سیراب ہو گئی ہوں۔ زیادہ سے زیادہ جو تمنا پھیل سکتی ہے وہ چھاتی کو ہی بھرا کرتی ہے تو فرمایا کہ تمہاری چھاتی ہی غناء اور استغناء سے بھر دوں گا۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ تجھے مستغنی کر دوں گا اس لئے کہ تو غریب ہونے کے باوجود خدا کی محبت سے راضی ہو گا۔ یہ وضاحت بھی ساتھ ہی فرمادی ہے کیونکہ بعض دفعہ یہ بھی تو ہو جاتا ہے کہ ایک انسان ذکر الٰہی میں ایسا ڈوب جاتا ہے کہ دنیا کی کوئی پرواہ اس کو نہیں رہتی۔ لیکن یہاں صرف یہی مضمون نہیں ہے۔ یہاں فرمایا ہے کہ میں غربت کو تجھ تک پہنچنے سے روک دوں گا اور غربت تجھے ہاتھ نہیں لگا سکے گی۔ تو وہ جو خدا کی خاطر اپنی دنیا کے جھمیلوں سے پاک ہو جاتے ہیں اور ان سے کٹ کر خدا کا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ساری ضرورتیں خود پوری فرما دیتا ہے اور ان کا ضامن بن جاتا ہے پس ہر پہلو سے یہ حدیث انسان کے لئے ایک عظیم الشان پیغام ہے کہ ذکر الٰہی کے نتیجہ میں تمہاری اعلیٰ تمنائیں بھی پوری ہوں گی یعنی خدا اپنے وجود سے تمہارے سینوں کو بھر دے گا اور تمہاری ادنیٰ تمنائیں بھی پوری ہوں گی اور غربت تمہارے قریب بھی نہیں پھٹکے گی۔ غربت کو اذن نہیں ہو گا کہ تمہارے گھر کے دروازے کھٹکھٹا سکے تمہیں آخرت بھی عطا ہو گی اور دنیا بھی عطا کی جائے گی اور فرمایا

کہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میں تمہارے ہاتھ کاموں سے فارغ ہی نہیں کروں گا۔ دن رات مصیبت میں مبتلا رہو گے۔ کام کرو گے، محنتیں کرو گے۔ دنیا کی کمائیوں کے پیچھے پڑو

غربت تو صرف اللہ کے حکم سے دور ہوا کرتی ہے

گے لیکن ہاتھ کچھ نہیں آئے گا کیونکہ غربت تو میرے حکم سے دور ہوا کرتی ہے۔ میں تم سے غربت کو دور نہیں کروں گا اور اس کا ضامن نہیں بنوں گا۔ پھر دن رات کماؤ، محنت کرو۔ تمہاری حرص بھی بڑھتی چلی جائے گی جو کچھ لینا چاہتے ہو وہ ہمیشہ تمہاری پہنچ سے آگے آگے دوڑے گا۔ پس وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم تو کاموں کے نتیجہ میں امیر ہو گئے۔ ہم تو غربت سے باہر آگئے پھر اس حدیث کا کیا مطلب؟۔ ان کو انسانی نفسیات کا علم نہیں ہے جن کو اللہ تعالیٰ غناء عطا نہ کرے ان کو اگر کروڑوں بھی مل جائے تو ان کی تمنا اربوں تک جا پہنچتی ہے۔ اور اربوں بھی مل جائے تو تمنا سنکھوں تک جا پہنچتی ہے۔ ایک وادی عطا ہو تو دوسری وادی کی حرص میں مرتے اور جیتے ہیں۔ دو وادیاں مل جائیں تو چاہیں گے کہ سارا علاقہ نصیب ہو جائے یا ساری دنیا مل جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان کو پوری دنیا بھی مل جائے تو وہ کہیں گے کہ ایک اور دنیا ملے لیکن ان کا پیٹ جہنم کی آگ کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ سو اس لئے یہ خیال نہ کریں کہ جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم محنت کر رہے ہیں۔ پیسہ بھی تو مل رہا ہے۔ ہر پیسہ طمانیت نہیں بخشتا۔ ہر پیسہ سے سکون نہیں ملا کرتا۔ وہ پیسہ جو ذکر کرنے والوں کو ملتا ہے اس میں طمانیت قلب شامل ہوتی ہے۔ وہ اللہ کی طرف سے ایک عطا اور ایک فضل کے طور پر عطا ہوتا ہے اور خدا کے فرشتے غربت کو دور رہنے کا حکم دیتے ہیں اور اس طرح انسان روحانی غربت سے بھی بچتا ہے اور جسمانی غربت سے بھی بچ کر زندگی بسر کرتا ہے۔ بڑے بڑے امیروں کے متعلق ہم نے سنا ہے اور بعض کو دیکھا بھی ہے کہ بہت دولتوں کے باوجود دلوں میں آگ بھڑکی رہی اور کبھی طمانیت نصیب نہیں ہوئی ہمیشہ مشغول رہے ہیں اور ان کا شغل بڑھتا گیا ہے کیونکہ جو کچھ وہ مزید کمانا چاہتے ہیں وہ ان کو نصیب نہیں ہوا۔ ساری زندگیاں اس آگ میں جھونک دیتے ہیں مگر اس کے باوجود طبیعت سیر نہیں ہوتی تو جسے اللہ فقر کا غلام بنا دے اسے کوئی اور طاقت اس غلامی سے نجات نہیں بخش سکتی۔

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ:

• عن ابن عباس رضي الله عنه قال: قيل يا رسول الله أيُّ جُلسائنا خير؟ قالَ مَنْ ذكَّرَكُمُ اللّهَ رؤيَتهُ وزادَ في علمِكُم منطقه، وذكَّركم بالآخرة عَمَلُهُ. (الترغيب والترهيب، الترغيب في مجالسة العلماء ص ۲٦ بحواله ابو يعلى)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ کونسا شخص ایسا ہے جس کے پاس بیٹھنا ہمارے لئے زیادہ بہتر اور مفید ہے۔ آپؐ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس جس کے دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آجائے۔ جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور

جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔ اب جہاں تک ایسے شخص کا تعلق ہے ایسے شخص کو ڈھونڈنا اور ہر ملک اور ہر قوم میں اسکی تلاش کرنا بظاہر ایک ناممکن کام ہے۔ اس لئے جسمانی رویئت اگر نصیب نہ ہو تو اس کا حل یہ ہے کہ روحانی رویئت کی کوشش کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں جہاں تک ممکن ہو وقت گزاریں۔ یہ ممکن ہے کہ آخرین میں ہو کر بھی آپ کو اولین کی صحبت نصیب ہو جائے

آخرین کو اولین سے ملانے کا وعدہ

قرآن میں یہ وعدہ فرمایا گیا ہے کہ ایسے آخرین بھی ہیں جو ابھی تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے نہیں ملے لیکن ایسا وقت میں لاؤں گا کہ ان کو ان اولین کے ساتھ ملادوں گا۔ پس ایسے ملنے والوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی شامل تھے جو دن رات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بسر کر رہے تھے اور اس صحبت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی صحبت بھی آپکو نصیب رہتی تھی۔ پس ایسا شخص اپنے ماحول میں، اپنے ملک میں، اپنی قوم میں نصیب نہ ہو تو سب سے اچھا علاج یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں زیادہ وقت گزاریں۔ آپؐ کی ذات کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل کریں اور گفتگو بھی کیا کریں۔ اس طرح وہ تینوں شرائط بھی پوری ہو جائیں گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی صحبت کی شرائط بیان فرمائی ہیں کہ ایسا شخص جس کو دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا جسے دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہو اور اس کی گفتگو تمہارا علم بڑھائے۔ احادیث کا مطالعہ کریں علوم کا خزانہ ہیں۔ غور سے ٹھہر ٹھہر کر ان کا کھوج لگائیں تو ہر خزانے کی تہ میں مزید خزانے نظر آئیں گے۔ پھر فرمایا

وذکّرکم بالاٰخرۃ عملُہٗ.

اور اس کا عمل تمہیں ہمیشہ آخرت کی یاد دلائے۔ پس اس کے جواب میں. میں نے یہی مضمون پایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو یہی فرما رہے تھے کہ میرے پاس رہا کرو۔ جتنا ممکن ہو میرے ساتھ وقت گزارو۔ مجھے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے گا۔ میری باتوں سے خدا کی طرف توجہ منتقل ہوگی اور میرا عمل دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال زیادہ شدت سے آئے گا۔ پس میرے ذریعہ سے تم یہ تینوں فیض پا سکتے ہو۔

اصحاب صفہ

اصحاب صفہ وہ اصحاب تھے جنہوں نے اس مضمون کو خوب سمجھا۔ دنیا تج کر دی اور ہمیشہ کے لئے مسجد کے تھڑوں پہ آکر بیٹھ رہے۔ نہ رزق کمایا اور نہ رزق کا خیال ان کے دل میں آیا۔ یہ وہی لوگ تھے جن کے سینے خدا کی طرف سے غناء سے بھر دیئے گئے اور ان کی ضرورتیں اللہ تعالیٰ پوری فرمانے لگا۔ غربت کے دور بھی انہوں نے دیکھے اور تنگیاں بھی اٹھائیں۔ لیکن باوجود اسکے وہ مسجد سے چمٹے رہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقتاً فوقتاً ظاہر ہوا کرتے تھے اور بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی بھی اتنی دولتیں دیں کہ جن کا شمار ممکن نہیں ہے۔ پس خدا کے دونوں وعدے ان کے حق میں پورے ہوئے۔ اصحاب صفہ میں سے ایک حضرت ربیعہؓ بھی تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں

عن ربيعة بن كعب الاسلمي رضي الله عنه خادم رسول الله ﷺ ومن أهل الصُّفة رضي الله عنهم قال: كُنت ابيتُ مع رسول الله ﷺ فأتيتُه بوضوئه وحاجَته. فقال: سَلني فقلت: اسألك مُرافقتك في الجنة. فقال: أو غيرَ ذلك؟ قُلت هو ذاك. قال: فأعنّي على نفسك بكثرة السُّجودِ.» (مسلم، باب فضل السجود والحث عليه)

کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے رات کو ان کے گھر سویا کرتا تھا۔ رات کو اٹھ کر آپؐ کے وضو کا پانی لاتا اور دوسرے کام کاج کرتا۔ ایک دن آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو۔ یہ ایک خاص موج آیا کرتی ہے۔ وہ لوگ جو بڑے بڑے مراتب پہ فائز ہوتے ہیں بعض دنیاوی بادشاہ ہوں یا امیر کبیر لوگ ہوں بعض دفعہ موج میں آکر اپنے خدام سے کہتے ہیں کہ آج وقت ہے مانگ لو جو مانگنا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان دنیا میں پیدا نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے۔ عجیب موج تھی جو آپ کے دل میں اٹھی اور عجیب شان تھی اس غلام کی مسجد کے تھڑوں پر بسنے والے ایک خالی ہاتھ انسان کی۔ اس کو مخاطب کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے محبت کرنے والے بتا کیا مانگتا ہے، آج مجھ سے مانگ لے۔ اس نے عرض کی کہ میں صرف یہ مانگتا ہوں کہ جنت میں بھی مجھے آپ کا ساتھ میسر ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے علاوہ بھی کچھ اور چاہئے۔ اس نے کہا کہ بس یہی کافی ہے، اس کے علاوہ مجھے کچھ نہیں چاہئے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دعا کروں گا۔ لیکن کثرت سجود وصلوٰۃ سے تم بھی اس بارے میں میری مدد کرو۔ عجیب شان کے نبی تھے جس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ پہلے فرمایا کہ مانگ، کیا مانگتا ہے۔ پھر جب اس نے مانگا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں تو پھر یہ نہیں فرمایا کہ ہاں تجھے مل گیا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ تم بھی کثرت سجود وصلوٰۃ کے ذریعہ میری مدد کرو۔ آپؐ کا پیغام شاید آپ نہیں سمجھے۔ مراد یہ ہے کہ تم نے بہت زیادہ مانگ لیا ہے۔ جنت میں محمد رسول اللہ کے ساتھ ہونا بہت ہی بڑی چیز ہے اور میں نے کہا تھا کہ میں تمہیں دوں گا لیکن مجھ میں جتنی طاقت ہے دینے کی، وہی دے سکتا ہوں۔ اللہ نے ہی دینا ہے تو تم میری مدد کرو۔ میں تمہارے لئے دعا کروں گا۔ تم بھی اپنے لئے دعا کرو کہ اے خدا مجھے محمدؐ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ اٹھا۔ اس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر نفسی بھی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مضمون بھی کھلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے کی تمنا بہت بڑی تمنا ہے۔ محمد رسول اللہ کی دعائیں ساتھ ہوں تب بھی اپنی دعاؤں اور کوشش کی ضرورت رہتی ہے۔ حضرت معاذؓ کی روایت ہے

عن معاذ رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ أخَذ بيدي فقال: اني لأُحبُّكَ يا معاذ. فقلتُ: وأنا أُحبُّك يا رسول الله. فقال رسول الله ﷺ فلا تَدَع أن تَقُولَ في كُلِّ صلوةٍ رَبِّ أعنّي عَلى ذِكرِك وشُكرِك وحُسنِ عبادَتِك. (سنن نسائي، كتاب الصلوة، باب الدعاء بعد الذكر)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذؓ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر نماز میں یہ دعائیہ کلمات کہنا کبھی نہ چھوڑنا۔

کہ اے میرے اللہ میں تیری مدد چاہتا ہوں کہ تو مجھے اپنا ذکر عطا فرما۔ کامیابی اور عمدگی سے ذکر کرنے میں میری مدد فرمادے اور اپنے شکر کی توفیق بخش اور بہترین رنگ میں اپنی عبادت کی توفیق بخش۔ یہ محبت کا بہترین تحفہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذؓ کو عطا فرمایا۔ ایک عاشق اور معشوق کے درمیان کھل کر پیار کا اظہار ہوتا ہے۔ وہی وقت ہوتا ہے جب انسان اپنی طرف سے نذرانے پیش کرتا ہے۔ اپنی محبت کے اظہار کے ثبوت کے طور پر کچھ ہدیہ گزرانتا ہے کہ یہ قبول فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہاتھ پکڑ کر معاذؓ کو فرمایا کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور یہ دعا تحفہ دی کہ اس سے بڑا تحفہ اور کوئی نہیں دیا جا سکتا کہ کسی کو یہ دعا سکھائی جائے کہ اے خدا مجھے اپنے ذکر کی توفیق عطا فرما۔ میری مدد کر کہ تیرا ذکر کروں اور ذکر بھی ایسا ہو کہ شکر واجب ہو جائے اور شکر کا حق ادا نہ ہو رہا ہو۔ اگر ذکر کا حق انسان اپنی توفیق کے مطابق ادا کرے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اتنا پیار کا جلوہ دکھاتا ہے کہ فوراً انسان شکر کے مضمون میں داخل ہو جاتا ہے۔ آگے اس مضمون کی حدیثیں آئیں گی جن سے پتہ چلتا ہے کہ انسان بہت تھوڑا کرتا ہے اور اللہ اس سے بہت زیادہ کرتا ہے پس اگر ذکر کی سچی توفیق ملے تو اللہ یہ وعدہ ضرور پورا فرماتا ہے کہ تم میرا ذکر کرو گے تو میں تمہارا ذکر کروں گا اور بہتر ذکر کروں گا اور جب خدا ذکر کرے گا تو ذکر سے ہٹ کر مضمون شکر میں داخل ہو جاتا ہے کہ میں شکر کا حق کیسے ادا کروں گا۔ تو فرمایا کہ یہ بھی دعا کیا کرو

کہ ایسی عبادت کی توفیق بخش کہ جو بہت ہی خوبصورت ہو۔ ایسی حسین کہ تیرے پیار کی نظریں اس پر پڑنے لگیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا

عن انس بن مالك رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: ما من قوم اجتمعوا يذكرون الله عز وجل لا يريدون بذلك الا وجهه الا ناداهُم مُنادٍ من السماء أنْ قوموا مغفورًا لكم قد بُدِّلتْ سَيِّئاتُكُمْ حسناتٍ. (مسند أحمد بن حنبل، جلد ٢ ص ١٤٢)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کچھ لوگ یا کوئی قوم خدا کے ذکر کے لئے اکٹھی ہوئی ہو (جیسے آج آپ اور ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کے احباب مرد اور عورتیں اور بچے خالصتاً ذکر الٰہی کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں) وہ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والے ہوں اور کوئی مرادیں مانگنے کے لئے نہ آئے ہوں۔ صرف اللہ کی رضا کے لئے اور اللہ کے حسن کا چہرہ دیکھنے کے لئے اس کے پیار کی توجہ کھینچنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہوں مگر ضرور ہمیشہ آسمان سے ایک منادی کرنے والا یہ منادی کرتا ہے کہ اے لوگو اٹھو تم بخش دیئے گئے ہو۔ تمہاری تمام برائیوں کو حسنات اور خوبیوں میں بدل دیا گیا ہے۔ پس کیسے پیارے پیارے ذکر کے انداز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سمجھائے اور کیسے پیارے پیارے نتائج سے ہمیں آگاہ فرمایا۔ ہر لمحہ، ہر موقع پر، ہر حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذکر میں مشغول رہتے تھے، محو رہتے تھے، ڈوبے ہوئے رہتے تھے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول پاکؐ کو اپنے پاس نہ پاکر آپؐ کو تلاش کرنا شروع کیا کہ مجھے چھوڑ کر کہاں گئے ہیں۔ ایک جگہ آپؐ کو سجدہ کی حالت میں پایا۔ آپؐ کے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ تھیں۔ (یعنی اس میں نماز کا طریق بھی سکھایا جا رہا ہے کہ جب سجدہ کریں تو پاؤں کی انگلیوں کو پیچھے کی طرف نہ سمیٹا کریں سامنے کی طرف رکھا کریں وہ بھی قبلہ رخ رہیں) تو کہتی ہیں کہ میں نے اس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے خدا میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں۔ مجھے اپنی ناراضگی سے اپنی پناہ میں لے لے۔ یہ اس دعا سے اگلی دعا کا مقام ہے جس میں انسان شیطان سے پناہ مانگتا ہے۔ یہاں اللہ ہی کی ذات

ہے کوئی اور ذات باقی نہیں رہی۔ کوئی دنیا کا جھگڑا نہیں ہے صرف اللہ سے اس کی ناراضگی اور خفگی کی پناہ مانگی جارہی ہے جو انسان کی کسی کوتاہی کے نتیجہ میں ہو سکتی ہے ضروری نہیں ہے کہ گناہ کی لغزش ہو۔ اے خدا میں تجھ سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھ سے ناراض ہو۔ تیری سزا سے تیری عافیت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھ سے ناراض ہو۔ تیری سزا سے تیری پناہ کی گود میں آجاتا ہوں گویا کہ ایک ہاتھ مارنے والا ہو تو دوسرے کی پناہ میں آجاتا ہے اور یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی ذات پر نہایت اعلیٰ حسن کے ساتھ اطلاق پاتا ہے کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اسکی رحمت اس کی ہر دوسری صفت پر حاوی ہے تو اس کا بچانے والا ہاتھ اس کے سزا دینے والے ہاتھ سے زیادہ طاقتور ہے۔ اس کی رضا کا چہرہ اس کی ناراضگی کے چہرے سے زیادہ روشن اور غالب ہے تو یہ بتانے کے لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی گہری حکمت کے ساتھ دعا مانگی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ڈوب کر دیکھیں تو حکمتوں کے عظیم خزانے ہیں ایک ایک حدیث یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ خدا کا سب سے سچا انسان ہے ورنہ ایک بات بنانے والے کا تصور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے قدموں تک بھی نہیں پہنچ سکتا پھر عرض کرتے ہیں اے خدا میں ایک پناہ تجھ سے چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جیسی ثناء اپنی تو جانتا اور کرتا ہے یہ نہ ہو کہ میں ویسی نہ کر سکوں اور تیری نظر سے گر جاؤں۔ پس مجھے اپنی ثناء کے ڈھنگ سکھا جس کے نتیجہ میں مجھے یوں معلوم ہو کہ گویا خدا اپنی صفت کر رہا ہے ایسے اعلیٰ راز ہمیں اپنی حمد کے سکھا کہ جس کے نتیجہ میں تیرا دل اس حمد سے اس طرح راضی ہو کہ تو جانتا ہو کہ اس طرح حمد کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس ذکر میں فرماتے ہیں کہ ؎

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

کہ جو حمد خدا کی گاتے ہیں وہ عام انسانوں کے تصور سے بالاتر ہے وہ تو ایسی حمد ہے کہ انسان ہی اس کے پیچھے نہیں لگتا بلکہ فرشتے بھی اس سے سیکھتے ہیں پس وہ یہی حمد ہے جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا میں خود بھی فرمایا اور اس کی طاقت خدا سے مانگی اور ہمیں بھی یہ سکھایا کہ ہم بھی مانگیں کہ ایسی حمد سکھا کہ حمد تو اپنی کر سکتا ہے اور اس سے بہتر اور کوئی حمد نہیں اور اگر ہم ایسا کریں تو فرشتے بھی ویسا ہی کریں گے اور یہی وہ مضمون ہے جس میں آدم فرشتوں سے بازی لے گیا کیونکہ آدم کو بھی خدا تعالیٰ نے ہی سکھایا تھا کہ وہ اسماء کیا ہیں؟ اور جب خدا نے سکھائے تو اس وقت تک فرشتے ان سے بے خبر رہے اور آدم نے سکھائے تو فرشتوں نے سیکھے آدم کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا بھی استاد بنا دیا مگر خود سمجھا کر، خود عطا کر کے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو یہ فرماتے ہیں تو اس میں کچھ مبالغہ نہیں ہے وہ خدا کے بندے جو خدا سے حمد سیکھتے ہیں پھر ساری مخلوق ان کی محتاج بن جاتی ہے۔ یہاں تک کہ فرشتے بھی مقبول حمد کے گر ان سے سیکھا کرتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ایک اور رات کا ذکر ہے پہلے بھی بے چاری اٹھ کر ڈھونڈنے کے لئے گئی تھیں (عورتوں کو تو وہم ہی ہوتے ہیں کہ ہمارا خاوند ہم سے ہٹ کر کسی اور کے پاس تو نہیں چلا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بھی ازواج تھیں۔ حضرت عائشہؓ سے بہت محبت فرماتے تھے مگر عورت کا دل عورت ہی کا دل ہے تو راتوں کو اٹھ کر دیکھا کرتی تھیں کہ ہیں بھی یہاں کہ نہیں ایک دفعہ پہلے کہا کہ میں نے دیکھا تو آپ نہیں تھے۔ میں گھبرا کے نکلی اور دیکھا کہ آپ سجدہ ریز تھے۔ اب کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں پھر اٹھی اور آپ نہیں تھے اور مجھے یہ خیال آیا کہ آپ کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہوں گے اسی تلاش میں باہر نکلی تو دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ریز تھے۔ رکوع کر رہے تھے اور پھر سجدہ کے عالم میں چلے گئے اور یہ دعا کر رہے تھے کہ اے میرے اللہ تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے اور تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے اور تیرا اور کوئی شریک نہیں سبحان اللہ وبحمدہ والا مضمون عرض کر رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں تو آپ کے بارے میں کچھ اور سوچ رہی تھی آپ تو کسی اور عالم میں تھے مجھے کیا پتہ تھا کہ یہ اللہ کے عشق اور اللہ کی محبت میں مست ہو کر بیویوں کے دامن چھوڑ کر باہر نکل جاتا ہے پس یہ ہے ذکر الٰہی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا انداز تھا

عَنْ مطرفٍ عن ابیہ قال: رأیتُ رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصلی وَفِیْ صَدْرِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الرَّحٰی من بکائہٖ۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب البکاء فی الصلوٰۃ)

حضرت مطرف روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ کی گریہ وزاری کی وجہ سے آپ کے سینہ سے ایسی آوازیں نکلتی تھیں کہ جیسے چکی چل رہی ہو۔ ایسے گڑگڑا گڑگڑا کر آپ اللہ کا ذکر فرما رہے تھے اور اس کی محبت میں اس کی ثنا اور حمد کے گیت گا رہے تھے کہ آواز سے ایسے لگتا تھا کہ آپ کے سینہ میں چکی چل رہی ہے۔

حدثنا ابو سعید الاشج۔ اخبرنا حفص بن غیاث وابو خالد الاحمر عن حجاج بن ارطاۃ عن ریاح بن عبیدۃ قال حفص عن ابن اخی سعید وقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل او شرب قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین"

(ترمذی کتاب الدعوات)

ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا چکتے اور پانی پیتے تو کہتے کہ سب تعریف خدا کی ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔ اب دیکھیں کہاں امرؤ القیس کی وہ منزلیں جہاں مٹتے ہوئے نشانات اسے اپنی محبوبہ کی یاد دلاتے ہیں اور کہاں انسانی زندگی کے ہر لمحہ کی ہر منزل جہاں ہر تجربہ خدا کی طرف لے جاتا ہے لیکن یہ مٹتے ہوئے نشان نہیں بلکہ روشن تر ہوتے ہوئے نشانات ہیں جو خدا کی یاد انسانی دل میں زندہ کرتے چلے جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہ عالم تھا کہ کھانا کھاتے تھے تو دعا کرتے تھے پانی پیتے تھے تو دعا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ سبحان اللہ والحمد للہ کہ سب تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔ پھر حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت

لے اس موقعہ پر حضور نے فرمایا کہ وقت آج کے خطبہ کے لئے ڈیڑھ گھنٹہ کا تھا لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ اتنا وقت نہیں دیا گیا دس منٹ اور ہیں اور اس دس منٹ کے تعلق میں یہ اطلاع بھی میں آپ کی خدمت میں پیش کر دوں کہ قادیان کے اس جلسہ میں دس ہزار سامعین شامل ہیں جو اس وقت وہاں ہو رہا ہے اور دس ہزار قدوسیوں کی بھی تو پیشگوئی تھی اس لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دس ہزار قدوسیوں کی برکت ان کو عطا فرمائے اور ان کے جلو میں ان کے قدموں میں ان کے پیچھے چلنے والے بنیں مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قادیان والے ہمیں بہت آسانی سے عمدگی کے ساتھ بغیر کسی قسم کی مداخلت INTERUPTION کے صاف دیکھ رہے ہیں اور چونکہ میں بھی وہاں سے ہو آیا ہوں۔ میں بھی جانتا ہوں کہ کس قسم کے لوگ کون کون کہاں کہاں سے آئے ہوئے ہیں۔ میں بھی تصور کی آنکھ سے ان کو دیکھتا ہوں اور ان سب کو اپنی طرف سے بھی اور آپ کی طرف سے محبت بھرا سلام پہنچاتا ہوں۔

صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ میں شامل ہوتے تو یہ دعا کرتے کہ اے اللہ تو ہی میرا بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیری مدد سے ہی میں لڑتا ہوں یعنی جنگ کی حالت میں بھی آپ اللہ کو یاد کرتے اور یاد رکھتے تھے۔ حضرت ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تھا تو آپؐ یہ ذکر کرتے تھے کہ تمام تعریفیں اللہ کے ہی لئے ہیں، بہت زیادہ تعریفیں، بہت زیادہ پاکیزہ اور برکت والی اے خدا تجھے ترک نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی تجھ سے بے نیاز ہوسکتے ہیں یہ بہت ہی گہری دعا ہے اور موقع و محل کے لحاظ سے نہایت ہی شان سے پوری اتر رہی ہے۔ کھانا اس وقت اٹھایا جاتا ہے جب طبیعتیں سیر ہو جاتی ہیں کچھ عرصہ کے لئے انسان بے نیاز ہی نہیں ہو جاتا بلکہ دوبارہ کھانا پیش کرنے پر غصہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ اب دفع بھی ہو اب چیز کو اٹھا کر لے جاؤ مجھے اب کوئی حاجت نہیں رہی دنیا کی حاجت روائیاں بعض دفعہ انسان کو اس طرح سیر کر جاتی ہیں کہ اپنی محبوب چیز سے پوری طرح لذت اٹھانے کے بعد وہ کچھ دیر کے بعد اس کی کوئی قدر دل میں نہیں رکھتا۔ ایسے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے ہیں، حیرت انگیز حکمت کے مالک تھے ناقابل بیان عرفان آپ کو عطا فرمایا گیا ہے۔ دعا کرتے ہیں کہ بہت تعریفیں اور برکتیں تیری ذات کے لئے ہوں کہ تجھے ترک نہیں کیا جاسکتا۔ کھانے کو تو ہم نے ترک کر دیا کچھ بھی پرواہ نہیں رہی سامنے سے اٹھا کر لے جایا جا رہا ہے لیکن تجھے نہیں چھوڑیں گے ایک لمحہ کے لئے بھی تیرے بغیر قرار نہیں آسکتا اور تجھ سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ عدم ترک صرف عدم ضرورت کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ محبت بھی ہے اور ضرورت بھی ہے دونوں چیزیں اکٹھی ہیں ایک طرف دل ہے کہ ایک پل بھی نہیں ٹھہرنے کا مجبور کرتے گا۔ ہر وقت تیرا ذکر کریں۔ دوسری طرف اگر کسی کا دل بھی نہ چاہے تو پھر بھی خدا کے بغیر انسان رہ ہی نہیں سکتا۔ ناممکن ہے خود اس کے بغیر کچھ عرصہ کے لئے رہ سکتا ہے لیکن اللہ کے فضل کے بغیر ایک لمحہ کے لئے بھی اسے کچھ نصیب نہیں ہو سکتا اس کا اپنا وجود قائم نہیں رہ سکتا امر واقعہ یہ ہے کہ انسان کو زندگی میں خود اس کے اندر جو کارخانہ جاری رہتا ہے اسے باریک نظر سے آپ دیکھیں تو ورطۂ حیرت میں ڈوب جائیں گے کہ ایک ایک لمحہ خدا کی خاص حفاظت کا نظام جاری ہے ورنہ انسان کے کل پرزوں میں سے چھوٹے سے چھوٹے بھی کروڑ ہا کروڑ ایسے پرزے ہیں جن میں سے ایک بھی اگر وقت پر اپنا کام بند کرے تو انسان کا سارا وجود ایک دم مٹ جائے اور ان کی حفاظت کا ایک مستقل انتظام خاموشی کے ساتھ ہمارے اندر جاری ہے تو کھانا اٹھاتے وقت اس سے بہتر دعا اور کوئی نہیں کی جاسکتی تھی کہ اے خدا ہمیں تو ہر وقت تیری ضرورت ہے ایک لمحہ بھی تجھ سے بے نیاز نہیں رہ سکتے محبت کرنے والوں کو بھی تیری ضرورت ہے اور محبت نہ کرنے والے بھی تیرے ہی سہارے جیتے ہیں پس ہم پر ہمیشہ پیار اور محبت کی اور رحمت والی نظر رکھ۔

اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے اس لئے اب اس خطاب کو ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان تمام مجالس کو جو ذکر الٰہی کے لئے قائم کی جارہی ہیں ان سب کو قبول فرمائے اور اپنے فضل سے برکتیں نازل فرمائے۔ قادیان کے اس اجتماع پر اسی طرح فرشتے نازل ہوں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ زمین سے آسمان تک تمام جو ان فرشتوں سے بھر گیا اور اس طرح وہ درود اور سلام بھیجتے رہے اور قادیان کے جلسہ کی خبریں اور ایسے دوسرے جلسہ کی خبریں لے کر آسمان کی طرف بلند ہوں اور قضاء و قدر یہ فیصلہ کرے کہ اللہ ان سب سے راضی ہو گیا اللہ نے ان سب کو بخش دیا ان کی ساری خطائیں معاف فرمادیں اور اس جنت کی خبر ان کو دی جس جنت کے یہ طلبگار ہیں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین) (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۹۴/۱/۷)

قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد (پاکستان) کے ہونہار پروفیسر نسیم بابر کو "محافظینِ ختمِ نبوت" نے شہید کر دیا

لندن ۴ رنومبر (پریس ڈیسک) قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد (پاکستان) کے ایک لائق احمدی پروفیسر نسیم بابر کو محض اس وجہ سے شہادت کا جام پینا پڑا کہ وہ ایک احمدی پروفیسر تھے۔ پروفیسر صاحب موصوف شعبہ فزکس سے منسلک تھے ۱۹ر اکتوبر کو ان پر حملہ کیا گیا جس کی وجہ سے آپ شہید ہو گئے۔ آمدہ تفصیلات کے مطابق شہادت کے روز رات سوا دس بجے کسی نامعلوم شخص نے پروفیسر صاحب کے گھر کی گھنٹی بجائی اور جب انہوں نے دروازہ کھولا تو حملہ آور انہیں گھسیٹ کر دروازے سے باہر لے گئے اور کلاشنکوف سے ان پر فائر کر دیا۔ آپ کو فوراً ہسپتال لے جایا گیا مگر وہ جانبر نہ ہو سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پروفیسر نسیم بابر کی عمر ۴۴ سال کی تھی ان کا جنازہ اسلام آباد سے ربوہ لایا گیا۔ محترم مولانا سلطان محمود انور ناظر اصلاح وارشاد نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ مرحوم مکرم یوسف سہیل شوق نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ کے چھوٹے بھائی تھے (یہ وہی روزنامہ ہے جس کے ایڈیٹر نسیم سیفی صاحب پر توہین رسالت کا مقدمہ دائر ہے) آپ اپنے مضمون میں اس قدر مہارت رکھتے تھے کہ ہر سال یورپ کی مختلف یونیورسٹیوں میں آپ کو تدریس کے لئے بلایا جاتا تھا چنانچہ امسال بھی جرمن سویڈن اور اٹلی کے تعلیمی مراکز میں جا کر انہوں نے یہ فریضہ سرانجام دیا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بچیاں چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کا حامی وناصر ہو آمین۔

راولپنڈی کی مسجد کی شہادت کا زخم ابھی تازہ ہی تھا کہ پاکستان کی راجدھانی میں مظلوم و معصوم احمدیوں کو یہ دوسرا زخم پہنچا ہے۔

احمدی ڈاکٹر صاحبان کیلئے ضروری اعلان

صدر صاحب انٹرنیشنل احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کو ہندوستان کے مختلف ماہرین امراض ڈاکٹرز کے کوائف مطلوب ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت کے امیر / مبلغ انچارج / صدر جماعت کی وساطت سے اپنے اسماء جلد وکالت تبشیر لندن کو بھجوا کر ایک نقل نظارت امور عامہ میں بھی بھجوائیں۔ جملہ افراد / مبلغین اور صدر صاحبان سے بھی تعاون کی درخواست ہے

ناظر امور عامہ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ہم سب کا فرض ہے کہ جلسہ سے قبل اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ سو فیصد ادا کر دیں

یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح سال میں ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ واں حصہ مقرر ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

قارئین کے خطوط

٭۔ جناب ادم پرکاش سونی اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ ہند سماچار جالندھر لکھتے ہیں
" اکثر بدر میں آپ کے لکھے اداریے زیر مطالعہ رہتے ہیں۔ بے حد مدلل اور لائقِ تعریف ہوتے ہیں۔ قاہرہ کی بین الاقوامی کانفرنس کا اداریہ خوب تر ہے۔ طاعون کے متعلق معلوماتی مضمون بھی قابلِ قدر ہے۔
ہندی بدر کی شمولیت کچھ جچتی نہیں۔ اردو کے بدر میں ہندی کا شامل ہونا زیب نہیں دیتا۔ بدر کے مطالعہ سے کئی معلومات حاصل ہوتی ہیں میری طرف سے ادارہ بدر کو مبارکباد۔"

٭۔ خواجہ عبدالمومن صاحب اوسلو ناروے سے لکھتے ہیں :۔
" میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ ہمیشہ آپ میری حوصلہ افزائی فرماتے ہیں اس سال جلسہ سالانہ یو۔ کے پر مختلف ممالک سے آئے ہوئے احمدیوں نے اخبار بدر میں میری نظمیں پڑھ کر مجھے مبارکباد دی۔ ایک دوست کہنے لگے اخبار بدر میں آپ کی بہت نظمیں شائع ہوتی ہیں تو میں نے انہیں مزاحاً کہا میں بدری شاعر ہوں۔ یہ سب احمدیت کی برکتیں ہیں۔"

٭۔ سہارنپور سے ذاکر خان صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔
" جب سے ہمارے ہاں ڈش انٹینا لگا ہے مدرسہ مظاہر العلوم اور دارالعلوم دیوبند کے ملاؤں نے شہر کے گلی کوچوں یا جلسے وغیرہ کرکے جماعت احمدیہ کی مخالفت کو تیز کر دیا ہے ہر روز ایک نیا اشتہار نکالتے ہیں۔ آج کل ایک اشتہار شائع کرکے مختلف جگہوں پر لگایا گیا ہے جس کا عنوان ہے " قادیانی کافر ہیں"
اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثرت سے لوگ ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھنے آتے ہیں اور جو ایک بار ایم۔ ٹی اے کے پروگرام دیکھ لیتا ہے۔ بہت متاثر ہوتا ہے۔ مخالفتوں کے دور میں سے گزرتا ہوا خاکسار یہی سوچتا ہے کہ

مجھ سے بے کار اے گردشِ دوراں نہ اُلجھ
میں نے ہر رنگ میں جینے کی قسم کھائی ہے

٭۔ رُڑکی سے خوشیم صاحب رقمطراز ہیں :۔
" پہلے تو میں آپ کی خدمت میں اس بات کی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے دو صفحے بدر میں ہندی میں نکال کر بہت ہی مبارک کام کیا ہے ماشاء اللہ بہت اچھی شروعات ہے صرف دو صفحوں میں قرآن شریف حدیث شریف، ملفوظات اور خطبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نہایت ہی اچھے ڈھنگ سے پیش کئے جاتے ہیں۔ مانو گاگر میں ساگر بھر دیا ہو۔
اردو نہ جاننے والے دفتر کے مسلم اور غیر مسلم ساتھی ہندی حصہ کو پڑھ کر بہت متاثر ہوتے ہیں۔ خاکسار کے چھوٹے بچے بھی بہت چاؤ سے ہندی صفحات پڑھ کر نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ اللہ کرے یہ پرچہ بہت جلد ترقی کرے اب بدر اخبار مکمل ہوگیا ہے۔ میری طرف سے تمام سٹاف کو بہت بہت مبارک ہو۔"

○

دیکھے ہیں حسیں میں نے زمانے میں ہزاروں
پر حُسن تیرا سارے حسینوں سے سوا ہے
کیا نور ہے جو تجھ کو ملا ماہِ مبیں سے
کیا رنگ ہے جو سارے زمانے سے جدا ہے
لب کھلتے ہی پھولوں کی مہک آتی ہے تجھ سے
ہر دل پہ تیرے نطق کا جادو سا چلا ہے
سوتا ہوں تو خوابوں میں نظر آتا ہے مجھ کو
حیران ہوں تو خانۂ ویراں میں بسا ہے
کچھ روشنی جو مجھ میں سدا رہتی ہے روشن
یہ اُس کا کرم تیری محبت کی ضیاء ہے

طالب دُعا : خواجہ عبدالمومن۔ اوسلو ناروے

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ ا:۔ مقابلہ کے نتیجہ میں یہ معلوم ہو سکے گا کہ کس دفتر نے کتنی ترقی کی ہے گزشتہ سال تحریک جدید کی عالمگیر ترقی کا ایک مختصر جائزہ پیش کرتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ سال جو ۹۴-۹۳ء کا سال ہے اس میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو پانچ کروڑ کر بیاسی لاکھ تیس ہزار روپے تحریک جدید کے وعدے کرنے کی توفیق ملی اس میں سے پانچ کروڑ باون لاکھ بیاسی ہزار دو صد روپے وصولی ہوئی۔ حضور نے فرمایا وصولی بظاہر کم نظر آتی ہے لیکن گزشتہ سالوں میں ہمارا تجربہ ہے کہ آخری مہینہ ختم ہونے کے بعد وصولی وعدوں سے بڑھ جاتی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس سال کو بھی انشاء اللہ یہی ہوگا۔ حضور نے گزشتہ سال کے وعدوں اور وصولی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال کے دس لاکھ ستاسی ہزار آٹھ سو چھتیس برٹش پاؤنڈ کے وعدے تھے اور وصولی دس لاکھ اکانوے ہزار نو صد انیس تھی۔

حضور نے فرمایا تمام دنیا میں تحریک جدید کے چندوں کے لحاظ سے پاکستان کی جماعتوں کو سبقت لے جانے کی توفیق ملی ہے دوسرے نمبر پر جرمنی رہا ہے۔ تیسرے نمبر پر امریکہ ہے اسی طرح علی الترتیب برطانیہ۔ کینیڈا۔ انڈونیشیا۔ جاپان۔ ماریشس اور دسواں نمبر ہندوستان کا ہے
حضور نے فرمایا فی کس مالی قربانی کے لحاظ سے سوئٹزر لینڈ اور جاپان تمام دنیا میں سب سے آگے ہیں سوئٹزر لینڈ میں فی کس چندہ تحریک جدید ۴۷ پاؤنڈ ۲۸ پینس ہے۔
جن جماعتوں کو دفتر تحریک جدید نے مالی ٹارگٹ دیئے تھے ان میں سے اپنے ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لحاظ سے سب سے نمایاں نام لاہور کا پھر ربوہ۔ کراچی سیالکوٹ اور کوئٹہ و پشاور (پاکستان) کے نام ہیں گزشتہ سال کے مقابل پر اس سال غیر معمولی قدم آگے بڑھانے کے لحاظ سے گی آنا (جنوبی امریکہ) کی جماعت کا نمبر آتا ہے انہوں نے ۹۴ء فیصد اپنی قربانی کو بڑھایا ہے زمبیا نے قربانی میں ۱۰۴ فیصد آگے قدم بڑھایا ہے پھر سورینام۔ سپین اور سیرالیون کا نام آتا ہے۔ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پر فرمایا کہ جماعت کو جو خدا تعالیٰ نئی نئی ترقیات عطا فرما رہا ہے اس کا ہمارے پہلے قربانی کرنے والوں سے تعلق ہے جس کا پھل آج جماعت کھا رہی ہے آج جو آپ کھیتی بوئیں گے وہ اپنی آئندہ نسلوں کیلئے بوئیں گے۔ روحانی طور پر تو اس کے فوائد ہمیشہ لازوال رہیں گے مگر دنیاوی طور پر بھی

جماعت کی مالی استطاعتیں بڑھتی چلی جائیں گی۔ خطبہ جمعہ کے شروع میں حضور نے مجلس انصار اللہ یو۔ کے کے سالانہ اجتماع کے تعلق سے اختتام پذیر ہوئے انصار اللہ کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔

باقی پولیمرز
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
کلکتہ-۴۶ ۷۰۰۰۰۰
ٹیلیفون نمبرز :
43-4028-5137-5206

C.K.ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

منقولات

(۱)

کیا پاکستان کے سابق وزیر اعظم مسٹر جونیجو عیسائی تھے؟

"پاکستان کے کثیر الاشاعت ہفتہ وار "تکبیر" کے ایڈیٹر محمد صلاح الدین نے کہا ہے کہ سابق وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو مرحوم مسلمان نہیں بلکہ عیسائی تھے۔ صدر جنرل ضیاء الحق کے اقتدار کے آخری دور میں حکومت کی قیادت کرنے والے جونیجو سے متعلق سنسنی خیز انکشاف کرتے ہوئے صلاح الدین نے ادعا کیا کہ ان کے پاس ایسے تمام ثبوت اور شواہد موجود ہیں۔

صلاح الدین جو پچھلے دنوں شکاگو آئے تھے، جاوید صدیقی کی رہائش گاہ پر سربرآوردہ اصحاب کے ایک مخصوص اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس بالٹی مور کے اس نرسنگ ہوم کے رجسٹریشن اندراجات موجود ہیں جہاں جونیجو کا علاج و معالجہ کے دوران گزشتہ سال انتقال ہوا تھا۔ ان اندراجات میں جونیجو کا نام نہیں ملتا بلکہ ایم جی جان کا نام ضرور ملتا ہے۔ جونیجو کے انتقال کے بعد ان کے قانونی وارث اعلیٰ جونیجو کا اپنے والد کے بنک کھاتوں سے جو یہاں موجود تھے، رقم لینے میں بھی ناکامی ہوئی کیوں کہ محمد خان جونیجو نام کے کسی کھاتہ دار کا بنکوں میں وجود ہی نہیں تھا۔ وہاں بھی البتہ ایم بی جان کے نام کے کھاتہ دار تھے۔

صلاح الدین نے کہا کہ جونیجو مرحوم نے ایک کریچن زیر انتظام اسکول میں ابتدائی تعلیم حاصل کی، اسی دوران مذہب عیسائیت قبول کر لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس ضمن میں عنقریب مزید انکشافات کریں گے۔" (بلٹز بمبئی ۲۸ مئی ۱۹۹۴ء)

(۲)

"اسلامی انقلاب نے افغانستان کو جہنم بنا دیا۔ راکٹ برستے ہیں

اب کمیونزم روسیوں کے خلاف اُٹھی تھی ... کوئی پرسان حال نہیں جو بندوقیں روسیوں کیخلاف اُٹھی تھی

وہ اپنے ہی لوگوں کو نشانہ بنا رہی ہے۔ اسلامی لیڈروں کے حامی اب ان کے خلاف ہیں مگر بے بس

سرشاہی کیمپ (افغانستان) ۲۷ اگست (اے۔ پی) نئی جان کا پسینہ اس کے آنسوؤں میں مل رہا تھا اور اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے جب وہ اپنے تین سالہ بھتیجہ کی قبر کھود رہا تھا۔ لاش نزدیک کے ایک خیمے میں سفید کفن میں لپٹی پڑی تھی۔ ظالم جان گزشتہ روز لو لگنے سے مر گیا تھا اس ہفتے جلال آباد سے باہر کے کیمپوں میں ۲۲ لوگ مر گئے جہاں تین لاکھ سے زائد رفیوجی افغان خانہ جنگی سے متاثر ہو کر بھاگ جانے کے بعد رہ رہے ہیں۔ ۱۵ میں ۱۰ کو چھوڑ کر باقی سب ۵ سال سے کم عمر کے بچے تھے۔ امدادی کام کرنے والوں کا کہنا ہے کہ زیادہ تر موتیں لو لگنے یا پیچش سے ہو جاتی ہیں جس کے لئے بچے نہایت نازک ہوتے ہیں مرنے والوں کی پوری تعداد کا پتہ لگانا ناممکن ہے کیونکہ لوگ اسلامی روایات کے مطابق مرنے والوں کو فوری طور دفن کر رہے ہیں۔ یو این ہائی کمشنر فار رفیوجیز کے نمائندوں نے کہا کہ ان کی ایجنسی کیمپوں کی ضروریات بھی پورا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ دنیا بھر کے ممالک اس وقت روانڈا کے رفیوجیوں کی طرف لگے ہیں اور ادھر کم پیسہ آرہا ہے۔

اب دنیا افغانستان کی خبریں سنتے سنتے تنگ آگئی ہے۔ یہ بات جلال آباد میں اقوام متحدہ کے نمائندہ ٹیری پیٹرز نے کہی۔ جن کا دفتر کابل سے ۱۲۰ کلومیٹر دور واقع ہے۔ رفیوجیوں کے خیمے ایک کھلے بنجر میدان میں لگے ہیں۔ جو پانی سے دور ہے۔ اس کے چاروں طرف سرنگیں بچھی ہیں۔ جو اسلامی گوریلاؤں کے ۱۴ سالہ جنگ کے دوران بچھائی گئی تھیں جب وہ روس کی سرپرستی والی کمیونسٹ حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے جنگ لڑ رہے تھے ایک سابق فوجی جو کمیونسٹ سرکار کے لئے کام کرتا تھا اور جس کا نام خوشحال خان ہے اپنے پریوار کے چھ ممبروں کے ساتھ ایک دو میٹر لمبے اور سوا میٹر چوڑے خیمے میں رہ رہا ہے اس نے کہا کہ یہ جگہ نہ دن کو دھوپ سے بچاتی ہے اور نہ رات کو بارش سے۔ ہماری عورتوں کو کئی کلومیٹر چل کر پانی لانا پڑتا ہے۔ خان اور اس کا پریوار کابل سے جون میں بھاگ گئے تھے جب ایک راکٹ پڑوس کے ایک مکان پر گرا اور پانچ لوگ ہلاک ہو گئے۔

اسلامی باغیوں نے جب ۱۹۹۲ء میں جنگ جیتی تو انہوں نے بندوقوں کو ایک دوسرے کی طرف تان لیا اور آپسی جنگ میں اس وقت تک ۱۵ ہزار لوگ جن میں زیادہ تر عام شہری شامل ہیں۔ ہلاک ہو گئے ہیں۔ سب سے بدترین لڑائی یکم جنوری سے شروع ہوئی جب وزیر اعظم گلبدین حکمت یار نے اپنے حریف صدر برہان الدین ربانی کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ تب سے تقریباً دو ہزار لوگ ہلاک اور لاکھوں بے گھر ہو گئے ہیں۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو جلال آباد کے کیمپوں میں رہ رہے ہیں۔

پڑوسی پاکستان نے ۳۰ لاکھ افغانوں کو خانہ جنگی کے دوران پناہ دی۔ لیکن وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سرکار نے فروری میں اعلان کیا کہ اب پاکستان مزید رفیوجیوں کو نہیں لے گا اور اس کی سرکار نے ان مخالف دھڑوں کو جنگ بند کرنے کی صلاح دی اور افغانستان کے ساتھ سرحد بند کر دی۔

ان مشنوں کو کابل میں کچھ بھی ہاتھ نہیں لگا ہے۔ درجنوں راکٹ روزانہ شہر پر گرائے جاتے ہیں اور ہسپتالوں کے ایمرجنسی وارڈ بھرتے جا رہے ہیں۔ جلال آباد میں روزانہ ۲۵ نئے پریوار آتے ہیں اور پناہ لیتے ہیں یہ بات ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کے جین لک میٹر کیر نے کہی۔ نئے رفیوجی میں زیادہ تر افغانستان کے کم تعلیم یافتہ لوگ شامل ہوتے ہیں جو کمیونسٹ حکومت کے دوران مقابلتاً محفوظ رہے۔

کابل کے انٹرنل میڈیسن کے میڈیکل کالج کے سابق پروفیسر ڈاکٹر فریدون بارلزئی نے جنوری میں اپنے پریوار کو جلال آباد منتقل کیا۔ ایک وقت وہ اسلامی لیڈروں کا حامی تھا اب ان کی مذمت کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ ان لوگوں نے ہسپتالوں اور کلنکوں تک کو نہیں چھوڑا اور سینکڑوں ڈاکٹروں اور نیم میڈیکوز کو بے روزگار کر دیا۔ وہ اور اسکی بہن دونوں ڈاکٹر ہیں اور ایک کلنک میں سرشاہی کیمپ میں کام کرتے ہیں جسے فرانسیسی ڈاکٹروں کا ایک گروپ چلاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد امین جو اس کلنک میں کام کرتا ہے نے کہا کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم نے ہی لوگوں کو پناہ گزین بنا دیا ہے۔

(ہند سماچار جالندھر ۲۸ اگست ۱۹۹۴ء)

(۳)

"مسلمانوں میں ختنہ کی وجہ سے مسلم عورتوں میں رحم کے کینسر

کا مرض ہندو عورتوں کے مقابلے میں بہت کم ہوتا ہے۔

بمبئی ۲۵ جولائی: ٹائمز آف انڈیا میں سائنسدانوں کا ایک تحقیقی مقالہ شائع ہوا ہے جس میں انکشاف کیا گیا ہے کہ مسلمان مردوں کے ختنہ کی وجہ سے مسلم عورتوں میں رحم کے کینسر کا تناسب ہندو عورتوں کے مقابلے میں بہت ہی کم ہے۔ سائنسدانوں نے اپنے مقالہ میں ثابت کیا ہے کہ ختنہ کی وجہ سے مسلم عورتوں کے رحم میں گندگی پیدا نہیں ہوتی ہے۔ جبکہ جن فرقوں میں مردوں کے ختنہ کا رواج نہیں ہے ان فرقوں کی عورتوں کے رحم کے کینسر کے مرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔

سائنسدانوں نے مزید انکشاف کیا ہے کہ آزادانہ جنسی اختلاط کی وجہ سے ایڈز جیسے موذی مرض نے وبائی شکل اختیار کر لی ہے اور اب یہ وبا یورپ اور امریکہ کی سرحدوں کو پار کر کے افریقہ اور دوسرے مشرقی ملکوں میں بھی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ سائنسدانوں نے اعتراف کیا ہے کہ اسلام نے ناجائز جنسی تعلقات کے لئے جو سخت سزا دینے کا حکم دیا ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو ایڈز کی وبا کو روکنے میں بڑی حد تک مدد ملے گی۔" (روزنامہ مشرق کلکتہ ۲۹ جولائی)